Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ
10

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

30-جمادی الاوّل 1437 ہجری قمری 10/امان 1395 ہجری شمسی 10/مارچ 2016ء

## اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔حضور انور نے 4/مارچ 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

**خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا**

**مگر اُنہیں کو جو اُس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اُس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے**

## ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ اُن کی شِکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے کہ فطرتًا بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں اور اُس کے رسول یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ان کو رُوحانی تعلق ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور پھر جیسا جیسا اُن پر زمانہ گذرتا ہے وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی محبت رسول کی آگ ترقی پکڑتی ہے اور اِن تمام اُمور میں خدا اُن کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہا تک پہنچ جاتی ہے۔تب وہ نہایت بیقراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں اُن کی لذّت اور یہی اُن کا آخری مقصد ہوتا ہے۔تب اُن کے لئے زمین پر خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا مگر اُنہیں کو جو اُس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اُس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔یہ بات اُنہیں سے مخصوص ہے کہ حضرت اُلوہیت کے خاص اسرار اُن پر ظاہر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے اُن پر منکشف کی جاتی ہیں اور یہ خاص عزّت دوسرے کو نہیں دی جاتی۔

شاید ایک نادان خیال کرے کہ بعض عام لوگوں کو کبھی کبھی سچی خوابیں آجاتی ہیں۔بعض مرد یا عورتیں دیکھتے ہیں کہ کسی کے گھر میں لڑکی یا لڑکا پیدا ہوا تو وہی پیدا ہو جاتا ہے اور بعض کو دیکھتے ہیں کہ وہ مر گیا تو وہ مر بھی جاتا ہے یا بعض ایسے ہی چھوٹے چھوٹے واقعات دیکھ لیتے ہیں تو وہ ایسے ہی ہو جاتے ہیں۔تو مَیں اِس وسوسہ کا پہلے ہی جواب دے آیا ہوں کہ ایسے واقعات کچھ چیز ہی نہیں ہیں اور نہ کسی نیک بختی کی اِن میں شرط ہے۔بہت سے خبیث طبع اور بدمعاش بھی ایسی خوابیں اپنے لئے یا کسی اور کیلئے دیکھ لیتے ہیں لیکن وہ امور جو خاص طور کے غیب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں۔وہ لوگ عام لوگوں کی خوابوں اور الہاموں سے چار طور کا امتیاز رکھتے ہیں۔**ایک** یہ کہ اکثر اُن کے مکاشفات نہایت صاف ہوتے ہیں اور شاذ و نادر مشتبہ ہوتا ہے مگر دوسرے لوگوں کے مکاشفات اکثر مکدّر اور مشتبہ ہوتے ہیں اور شاذ و نادر کوئی صاف ہوتا ہے۔**دوسرے** یہ کہ وہ عام لوگوں کی نسبت اِس قدر کثیر الوقوع ہوتے ہیں کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو وہ مقابلہ ایسا فرق رکھتا ہے جیسا کہ ایک بادشاہ اور ایک گدا کے مال کا مقابلہ کیا جائے۔**تیسرے** اُن سے ایسے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص اُن کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔**چوتھے** اُن کے نشانوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں پائی جاتی ہیں اور محبوب حقیقی کی محبت اور نصرت کے آثار اُن میں نمودار ہوتے ہیں اور صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ ان نشانوں کے ذریعہ سے اُن مقبولوں کی عزّت اور قُربت کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اُن کی وجاہت دلوں میں بٹھانا چاہتا ہے مگر جن کا خدا سے کامل تعلق نہیں اُن میں یہ بات پائی نہیں جاتی بلکہ ان کی بعض خوابوں یا الہاموں کی سچائی اُن کے لئے ایک بلا ہوتی ہے۔کیونکہ اِس سے ان کے دلوں میں تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر سے وہ مَرتے ہیں اور اُس جڑھ سے مخالفت پیدا کرتے ہیں جو شاخ کی سرسبزی کا موجب ہوتی ہے۔اے شاخ یہ مانا کہ تُو سرسبز ہے اور یہ بھی قبول کیا کہ تجھے پھول اور پھل آتے ہیں مگر جڑھ سے الگ مت ہو کہ اِس سے تُو خشک ہو جائے گی اور تمام برکتوں سے محروم کی جائے گی کیونکہ تو جُزو ہے کل نہیں ہے۔اور جو کچھ تُجھ میں ہے وہ تیرا نہیں بلکہ وہ سب جڑھ کا فیضان ہے۔☆

---

☆ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اُس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا ہے اور انتشار روحانیت ظہور میں آتا ہے تب ہر ایک شخص خوابوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے ہر ایک زمین کچھ نہ کچھ اس سے حصّہ لیتی ہے ایسا ہی اُس وقت ہوتا ہے جب رسول کے بھیجنے سے بہار کا زمانہ آتا ہے تب اُن ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہوتا ہے اور جس قدر لوگوں کو خوابیں یا الہام ہوتے ہیں دراصل اُن کے کھلنے کا دروازہ وہ رسول ہی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اُترتی ہے جس سے ہر ایک شخص حسب استعداد حصہ لیتا ہے وہی روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ میرے ہنر سے ایسا ہوا ہے مگر وہ چشمہ الہام اور خواب کا صرف اس نبی کی برکت سے دنیا پر کھولا جاتا ہے اور اُس کا زمانہ ایک لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے جس میں فرشتے اُترتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ سَلٰمٌ جب سے خدا نے دنیا پیدا کی ہے یہی قانون قدرت ہے۔منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 68-69)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

**اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان کا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور آج ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ نئی ایجادات کے ذریعہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے لئے مقدر تھیں تا کہ دنیا میں اکائی اور وحدت قائم ہو مجھے یہاں لندن سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور پھر صرف مَیں ہی نہیں بلکہ آپ جو یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں اور لندن میں بیٹھ کر قادیان کے نظارے کر رہے ہیں قادیان میں بیٹھے ہوئے لوگ لندن میں بیٹھے ہوئے احمدیوں کو دیکھ رہے ہیں**

**یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے نئی ٹیکنالوجی کو اپنے بھٹکنے کے لئے نہیں بلکہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں ترقی کرنے کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سے رشتۂ تعلق و محبت میں بڑھنے کے لئے استعمال کرنا ہے اس لئے صرف اس پروگرام یا جلسے کی حد تک نہیں بلکہ ہمیشہ اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اِکائی پیدا کرنے کے لئے ہمیں عطا فرمائی ہے**

**یہ معجزہ اور یہ نشان صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے کہ آپ سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جس کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ نہ صرف اُس خلافت کو قائم فرمایا بلکہ اس کے ذریعہ سے ایک جماعت قائم کر کے جو مغرب میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور مشرق میں بھی، شمال میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور جنوب میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔ جو افریقہ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی۔ یورپ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی۔ جو آسٹریلیا میں بھی ہے اور جزائر میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ایک لڑی میں پرو دیا اور آج خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایک وقت میں ہر جگہ گونج رہی ہے**

**آج سے 108 سال پہلے تقریباً ایک ایسی ہی تقریب قادیان میں ہو رہی تھی۔ یہی مہینہ تھا اور یہی دن تھے جب چند سو لوگ قادیان میں جمع تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں سنیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنیں۔ اسکے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ وہ لوگ ہندوستان سے جمع ہوئے تھے اور وہ چند سو لوگ تھے لیکن آج اِس وقت ہندوستان سے باہر دنیا کے تقریباً 43 ممالک سے سات آٹھ ہزار لوگ اُس بستی میں جمع ہیں جو قادیان کی بستی ہے۔ یہ سلسلہ جو پھل رہا ہے، پھول رہا ہے اور بڑھ رہا ہے اور خلافت احمدیہ کو تائیداتِ الٰہی حاصل ہو رہی ہیں تو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود سے کئے گئے تمام وعدوں کو ایک شان سے پورا فرمانا ہے اور فرما رہا ہے۔ ایک طرف تو مخالفین احمدیت کی مخالفتیں ہیں لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے نظارے بھی ہمیں نظر آتے ہیں**

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے عظیم الشان وعدوں اور ان کے پورا ہونے کے ایمان افروز نظاروں کا تذکرہ

**حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر ہر لفظ کی اللہ تعالیٰ آج بھی تائید فرما رہا ہے، آج بھی انہیں پورا فرما رہا ہے**
**دنیا کے مختلف ممالک میں تائیدات الٰہیہ کے روح پرور واقعات کا بیان**

**دنیا میں ہر جگہ جماعت کی انتظامیہ کو حفاظتی انتظامات کرنے اور دعاؤں پر بہت زور دینے کی تاکید**

**قادیان کے اس جلسہ میں 44 ممالک کے 19134 افراد شامل ہوئے۔ لندن میں اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں 5340 افراد کی شمولیت**

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے 124 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 دسمبر 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذرائع سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان کا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور آج ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ نئی ایجادات کے ذریعہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے لئے مقدر تھیں تا کہ دنیا میں اکائی اور وحدت قائم ہو مجھے یہاں لندن سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور پھر صرف مَیں ہی نہیں بلکہ آپ جو یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں اور لندن میں بیٹھ کر قادیان کے نظارے کر رہے ہیں۔ قادیان میں بیٹھے ہوئے لوگ لندن میں بیٹھے ہوئے احمدیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ پس یہ ٹیکنالوجی جو مسیح موعود کے زمانے میں شروع ہوئی اس میں روز بروز اضافہ اور جدّت پیدا ہونا اور اشاعت اسلام کا کام ہونا اور وحدت کا قائم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے الٰہی کلام ہونے کی دلیل ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور چودہ سو سال پہلے کی گئی پیشگوئیوں کو بڑی شان سے پوری کر رہا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے بھی پیشگوئیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ کچھ آپ کے زمانے میں پوری ہوئیں، کچھ بعد میں پوری ہو رہی ہیں۔

آج ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی حقیقی اسلام کا پتا چلا ہے۔ اُس اسلام کا پتا چلا ہے جس کی تعلیم ہمیشہ جاری رہنے والی تعلیم ہے اور جس کا خدا وہ زندہ خدا ہے جو آج بھی اپنے چنیدہ بندوں سے کلام کرتا ہے۔ آج بھی وہ خدا جو اسلام پیش کرتا ہے وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی رہنمائی کرتا ہے اور انہیں حق کے راستے دکھاتا ہے۔ آج بھی وہ خدا اس فساد زدہ دنیا کے بندوں کی آہ و بکا سنتا ہے اور ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ان کے غموں کو دور کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کے سینکڑوں ہزاروں واقعات لکھے پڑے ہیں اور صرف تاریخ ہی نہیں بلکہ آج بھی حق کے متلاشیوں کو سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔

دنیا کی نئی ٹیکنالوجی کی وجہ سے فاصلے کم ہو گئے ہیں۔ مہینوں کے سفر گھنٹوں میں ہونے لگے ہیں۔ ہزاروں میل کے فاصلے کے باوجود سیکنڈوں میں ایک دوسرے کی آوازیں اور تصویریں ہمیں پہنچ رہی ہیں۔ ایک دوسرے کے چہروں کے تأثرات اور جذبات کو لوگ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ہے کہ جہاں نیکی ہے وہاں بدی بھی ہے۔ جہاں نور ہے وہاں ظلمات بھی ہیں جہاں فرشتے ہیں جو نیکیوں کے پرچار کرتے ہیں تو وہیں شیطان بھی ہے جو برائی اور بے حیائی کو پھیلانے کی ترغیب دے رہا ہے بلکہ زیادہ پُرجوش طریق پر پھیلا رہا ہے۔ یہی حال نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ بھی ہے۔ یہ اشاعت اور تشہیر کے نئے ذرائع اور ایجادات شیطانی کاموں کو پھیلانے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں اور ذرائع صرف کر رہی ہیں جس کے جال میں پھنس کر دنیا دین سے اور خدا سے دُور ہٹ رہی ہے۔ اِس وقت صرف ایم ٹی اے کا چینل ہے جو 24 گھنٹے اللہ اور رسول کی باتوں اور نیکی اور حیا کی باتوں کی تلقین میں لگا ہوا ہے۔ چند اور چینل بھی ہیں یا ہوں گے جو کچھ وقت اس کے لئے دیتے ہیں کہ دین کا پرچار کریں جو اللہ اور رسول کی باتیں بھی کرتے ہیں لیکن بعض دفعہ دوسروں کے جذبات کو زخمی بھی کر جاتے ہیں۔ بہرحال زیادہ تر چینل یا دوسرے ذرائع جو ایک دوسرے تک تصویریں یا آوازیں پہنچانے کے ہیں بے حیائی اور شیطانی باتیں کرنے پر ہی تُلے ہوئے ہیں۔ شیطان اپنی بات پوری کرنے پر زور لگا رہا ہے کہ مَیں ہر راستے سے آدم کی اولاد کو بھٹکانے کے لئے اور اسے سیدھے راستے سے ہٹانے کیلئے آؤں گا۔

ہم احمدی بھی اس دنیا میں رہ رہے ہیں اور ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے نئی ٹیکنالوجی کو اپنے بھٹکنے کے لئے نہیں بلکہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں ترقی کرنے کیلئے اور آنحضرتؐ کے عاشق صادق سے رشتۂ تعلق و محبت میں بڑھنے کیلئے استعمال کرنا ہے۔ اسلئے صرف اس پروگرام یا

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

## 20 / فروری کا دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہوگا۔ عمر پائے گا اور بیشمار دوسری خصوصیات کا حامل ہوگا

**پھر اپنوں اور غیروں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو یہ پیشگوئی تھی بڑی شان سے پوری ہوئی اس پیشگوئی کے مصداق جیسا کہ وقت نے ثابت کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی تھے**

**حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطبات کے حوالہ سے پیشگوئی کے پورا ہونے سے متعلق مختلف پہلوؤں کے بارہ میں ایمان افروز تذکرہ**

**مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 / فروری 2016ء بمطابق 19 تبلیغ 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

20 / فروری کا دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہوگا۔ عمر پائے گا اور بیشمار دوسری خصوصیات کا حامل ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پیشگوئی کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ”یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اَتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے......جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔......مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہٖ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن روحوں اور اِس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 115-114۔ اشتہار 22 مارچ 1886ء)

پھر اپنوں اور غیروں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو یہ پیشگوئی تھی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے مصداق جیسا کہ وقت نے ثابت کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ جماعت کے علماء اور افراد جماعت تو یقین رکھتے تھے کہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں ہی ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خود کبھی اس بات کا اظہار یا اعلان نہیں کیا تھا کہ پیشگوئی میرے بارے میں ہے اور مَیں ہی مصلح موعود کا مصداق ہوں یہاں تک کہ آپ کی خلافت پر تقریباً تیس سال گزر گئے۔ آخر 1944ء میں آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ مَیں مصلح موعود ہوں۔

آج میں حضرت مصلح موعود کے اس بارے میں دو خطبات سے خلاصۃً آپ کے ہی الفاظ میں عموماً کچھ بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے 28 / جنوری 1944ء کے خطبہ میں فرمایا کہ آج مَیں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گزرتا ہے لیکن چونکہ بعض نبوّتیں اور الٰہی تقدیریں اس بات کے بیان کرنے سے وابستہ ہیں اس لئے مَیں اس کے بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رک بھی نہیں سکتا۔ پھر آپ نے اپنی ایک لمبی رؤیا کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی تعبیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ”وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی“۔ اس سے پہلے کبھی آپ نے اس بارے میں واضح اظہار نہیں فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپ کی ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو۔

پس دیکھیں جو اصل ہے وہ تو اتنی احتیاط کرتا ہے اور دوسرے جن کے دماغ الٹے ہوئے ہیں بغیر نشان کے ہی اس کے اظہار کرتے رہتے ہیں تو سوائے اس کے کہ ان کو پاگل کہا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال اس پیشگوئی کے بارے میں اپنی شرم اور جھجک کا ایک جگہ آپ نے اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ حضرت خلیفہ اول نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا کہ یہ خط جو تمہاری پیدائش کے متعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے لکھا تھا۔ اس خط کو تشحیذ الاذہان میں چھاپ دو۔ یہ رسالہ تشحیذ الاذہان حضرت مصلح موعود نے ہی شروع کیا تھا اور آپ ہی اس کی اشاعت بھی کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت خلیفہ اول کے احترام میں وہ خط لے لیا اور شائع بھی کر دیا۔ مگر مَیں نے اس وقت بھی اسے غور سے نہیں پڑھا۔ لوگوں نے اس وقت بھی خط شائع ہونے پر کئی قسم کی باتیں کیں مگر میں خاموش رہا۔ میں یہی کہتا تھا کہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ باتیں ہیں انہیں اس کے سامنے بھی لایا جائے اور بتایا جائے یا ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ پیشگوئیاں ہیں وہ ضرور بتائے بھی کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں کہ ریل کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا ایک زمانے میں ریل شروع ہو جائے گی اور ماننے والے مانتے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی کیونکہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ریل خود بھی دعویٰ کرے کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ بہرحال آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مختلف پیشگوئیاں میرے بارے میں میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق قرار دوں۔ مگر میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود دیکھ لے گا کہ مَیں ان کا مصداق ہوں اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانے کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔ دونوں صورتوں میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میرے متعلق نہیں تو مَیں کیوں گناہگار بنوں۔ اور اگر میرے متعلق ہیں تو مجھے جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے خدا تعالیٰ خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ جیسے الہام میں کہا گیا تھا کہ ”انہوں نے کہا آنے والا یہی ہے یا ہم دوسروں کی راہ تکیں۔“ یہ الہام کے فقرے تھے۔ دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا‘ اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ اس لمبے عرصے کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق حضرت یوسف کے بھائیوں نے حضرت یعقوب کو کہا تھا کہ تُو اسی طرح یوسف کی باتیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا یا ہلاک ہو جائے گا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا۔ اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسف کی خوشبو مجھے آ رہی ہے۔ (آپ کو یہ الہام بھی ہوا۔ آپ نے اس کا ایک شعر میں بھی ذکر کیا ہوا ہے) یہ بتاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصے کے بعد ظاہر ہو گی کیونکہ حضرت یوسف بھی اپنے باپ کو بڑے لمبے عرصے کے بعد ملے تھے یا وہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر موت تک بھی مجھ پر یہ ظاہر نہ کیا جاتا کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تب بھی واقعات خود بخود بتا دیتے کہ یہ پیشگوئیاں میرے ہاتھ سے اور میرے زمانے میں پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے بارے میں ہیں۔

آپ نے بعض پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کیا ہے مثلاً ”وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا“۔ اس کے متعلق آپ یہ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اسی طرح ہے ”دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ“۔ اس کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ ان دونوں باتوں کی آپ نے اس طرح وضاحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہن ”تین کو چار کرنے والا“ کی پیشگوئی کے بارے میں اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ اگر یہ مطلب لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی مطلب صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب، مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا۔ اور میرے بعد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے اس لحاظ سے بھی مَیں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ پھر میری خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی اس طرح بھی مَیں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ اگر یہ اولاد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو گویا تین کو چار کرنے والا مَیں تین طرح سے ہوا۔ لیکن فرماتے ہیں کہ میرا ذہن اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی منتقل کیا ہے کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتداء' 1886ء میں کی گئی تھی۔ مصلح موعود کی جو پیشگوئی ہے یہ ابتداء'' 1886 میں ہوئی تھی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میری پیدائش 1889ء میں (eighteen eighty-nine) میں ہوئی۔ پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی اور ایسا ہی ہوا۔

اور یہ جو آتا ہے ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ''۔ اس کے اَور معنی بھی ہو سکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو۔ پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ دوسرا دور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ تیسرا دَور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام بھی اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا اور وہ الہام یہ ہے کہ 'فضل عمر'۔ حضرت عمر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسرے نمبر پر خلیفہ تھے۔ پس ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' سے یہ مراد نہیں کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانے کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔ فضل عمر کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ میں یُفَسِّرُ بَعْضُہٗ بَعْضًا کے مطابق فضل عمر کے لفظ نے ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' کی تفسیر کر دی۔ فرمایا کہ مگر الہام میں ایک اور خبر بھی ہے اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے جو (فرماتے ہیں کہ) میرے اختیار میں نہیں تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں نے اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اس کا اجراء کیا ہے۔ یعنی تحریک جدید کا اجراء جسے 1934ء میں ایسے حالات میں جاری کیا گیا جو آپ فرماتے ہیں کہ میرے اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل نے جس میں جماعت کے خلاف بعض سخت اقدامات کرنے کے منصوبے تھے اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا میرے دل میں القاء فرمایا تھا اور اس تحریک کے پہلے دَور کے لئے میں نے دس سال مقرر کئے۔ ہر انسان جب قربانی کرتا ہے تو قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رمضان کے روزوں کے بعد عید کا دن ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہماری دس سالہ تحریک جدید ختم ہوگی (اس وقت تک ابھی ختم نہیں ہوئی تھی) تو اس سے اگلا سال (آپ فرماتے ہیں) ہمارے لئے عید کا سال ہوگا۔ اور یہ سال 1944ء میں ختم ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تحریک جدید کے حوالے سے جو پہلے دس سال کی تاریخ تھی اُسے اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عجیب بات ہے کہ 1945ء کا سال گیارھواں سال ہے اور وہ عید کا سال ہے اور یہ سال پیر کے روز سے شروع ہو رہا ہے اور پیر کا دن دوشنبہ کہلاتا ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 49 تا 63 خطبہ بیان فرمودہ 28 جنوری 1944ء)

پس اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی کہ ایک زمانے میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم تبلیغی ادارے کی بنیاد رکھی جائے گی اور جب اس کا پہلا دور کامیابی سے مکمل ہوگا تو یہ جماعت کے لئے مبارک وقت ہوگا اور حالات نے اب دیکھیں ثابت بھی کر دیا کہ تحریک جدید کے ذریعہ سے دنیا کے ہر کونے میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ پہنچ رہی ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ تحریک جدید کی تحریک بھی اپنی کئی دہائیاں مکمل کر کے دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی احمدیت کا پودا لگ چکا ہے وہاں قائم ہے۔

پھر اس لمبی رؤیا جس کے بارے میں مَیں نے بتایا کہ اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس رؤیا میں میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا تھا کہ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ۔ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا عجوبہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ جاگتے ہوئے تو ہونا ہی تھا کہ میرے بارے میں یہ عجیب قسم کے الفاظ ہیں لیکن خواب میں بھی مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ عجیب الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بعد میں بعض لوگوں نے جب یہ رؤیا سنی تو کہا کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار 20/فروری 1886ء میں ہے۔ فرمایا کہ دوسرے دن حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا کہ اشتہار میں یہ الفاظ ہیں کہ ''وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں نے بت تڑوائے ہیں۔ بہت سارے بت ہیں جو میں نے تڑوا دیئے۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ ''وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا''۔ روح الحق توحید کی روح کو کہتے ہیں اور آپ نے تبلیغ اسلام کی دنیا میں بنیاد ڈال کر دنیا کے دلوں کو شرک سے پاک کیا۔ فرمایا کہ تیسرے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں بھاگ رہا ہوں۔ یہی نہیں کہ میں تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں اور زمین میرے قدموں تلے سمٹتی چلی جاتی ہے۔

پسرِ موعود کی پیشگوئی میں یہ بات ہے کہ ''وہ جلد جلد بڑھے گا''۔ اس طرح رؤیا میں دیکھا کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر میں نے وہاں جا کے اپنے کام کو ختم نہیں کر دیا بلکہ میں اَور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میں نے رؤیا میں کہا کہ اے عبدالشکور اب میں آگے جاؤں گا اور جب سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ تو نے توحید کو قائم کر دیا ہے، شرک کو مٹا دیا ہے اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اللہ تعالیٰ نے کلام نازل فرمایا اس میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یعنی تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھانے والا ہوگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی یقیناً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی اس طویل رؤیا میں پیشگوئی مصلح موعود سے ملتی جلتی بہت سی باتیں ہیں جو مختلف پیرائے میں آپ کو رؤیا میں دکھائی گئیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 25 صفحہ 71)

بہرحال اب میں رؤیا کے حوالے سے بیان کرنے کے بجائے حضرت مصلح موعود نے واقعات کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا جو تطابق بیان کیا ہے کہ آپ کے زمانے سے اور اب اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے جو واقعات ہوئے وہ کس طرح اس سے مطابقت رکھتے ہیں ان کا مختصراً ذکر کروں گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے یہ بچہ ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا۔ اس کی طرف بھی پیشگوئی میں اشارہ کیا گیا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ پھر آپ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمرے میں نماز کے انتظار میں ٹہل رہا تھا اور یہ کمرہ مسجد کے ساتھ تھا تو مجھے مسجد سے اونچی اونچی آوازیں بھی آئیں جن میں سے ایک شیخ رحمت اللہ صاحب کی آواز میں نے پہچان لی جو یہ کہہ رہے تھے کہ ایک بچے کو آگے کر کے جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ ایک بچے کے لئے یہ فساد برپا کیا جا رہا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ بچہ کون ہے۔ آخر مسجد میں جا کر میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ وہ بچہ کون ہے؟ تو وہ دوست ہنس کر کہنے لگے کہ وہ بچے تم ہی ہو۔ فرماتے ہیں کہ مخالفین کا یہ قول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی تصدیق کر رہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ آپ فرماتے ہیں خدا نے مجھے اتنی جلدی بڑھایا کہ دشمن حیران رہ گیا کیونکہ چند ماہ قبل مجھے بچہ کہنے والے چند ماہ کے بعد ہی مجھے ایک شاطر تجربہ کار کہہ کر میری برائی کر رہے تھے۔ بالکل الٹ گئے وہ۔ گویا بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوا دی۔ فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ لوگ مجھے بچہ سمجھتے تھے اور باوجود اس کے کہ میں واقعہ میں بچہ ہی تھا اللہ تعالیٰ نے پچیس سال کی عمر میں ایک حکومت پر قائم کر دیا اور حکومت بھی ایسی جو روحانی حکومت تھی۔ جسمانی حکومت میں تو بادشاہ کے پاس تلوار ہوتی ہے، طاقت ہوتی ہے، جتھہ ہوتا ہے، فوجیں ہوتی ہیں، جرنیل ہوتے ہیں، جیل خانے ہوتے ہیں، خزانے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے پکڑ کر سزا بھی دیتا ہے لیکن روحانی حکومت میں جس کا جی چاہتا ہے مانتا ہے اور جس کا جی چاہتا ہے انکار کرتا ہے اور طاقت کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکومت روحانی پر ایسی حالت میں کھڑا کیا جب خزانے میں صرف چند آنے تھے، چند پیسے خزانے میں رہ گئے تھے اور خزانے پر ہزار ہا روپیہ کا قرض تھا اور پھر خدا تعالیٰ نے یہ کام ایسی حالت میں سپرد کیا جب جماعت کے ذمہ دار افراد تقریباً سب کے سب مخالف تھے اور یہاں تک مخالف تھے کہ ان میں سے ایک نے مدرسہ ہائی سکول کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہم تو جاتے ہیں لیکن عنقریب تم دیکھو گے کہ ان عمارتوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ پس ایک پچیس برس کا لڑکا جس کے لئے تمام ظاہری اسباب مخالفت میں کھڑے تھے، نہ خزانہ، نہ تجربہ کار کام کرنے والے اور میدان دشمن کے قبضے میں تھا اور وہ خوشیاں منا رہا تھا کہ عنقریب یہاں عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ جس کو حکومت دی گئی ہے اس کے دن تنزل اور ادبار میں بدل جائیں گے۔ وہ ذلت و رسوائی دیکھے گا۔ ایک انسان غور کر سکتا ہے کہ ایسے حالات میں قوم کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کی جو تعداد اس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے۔ جن ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا تھا آج اس سے بیسیوں گنا زیادہ ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس خزانے میں صرف اٹھارہ آنے تھے آج لاکھوں روپے اس خزانے میں موجود ہیں۔ فرماتے ہیں کہ آج میں اگر مر بھی جاؤں تب بھی خزانے میں لاکھوں روپے چھوڑ کر جاؤں گا۔ اس سلسلہ کی تائید میں اس سے بہت زیادہ کتابیں چھوڑ کر جاؤں گا جو مجھے ملیں یعنی لٹریچر میں اور مَیں سلسلہ کی خدمت کے لئے اس سے بہت زیادہ علوم چھوڑ کر جاؤں گا جو مجھے اس وقت ملے تھے جب خدا نے مجھے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا تھا۔ پس وہ خدا جس نے کہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اس کی وہ پیشگوئی ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو تو اتنا اہم قرار دیا ہے جیسا کہ میں نے شروع میں بھی اقتباس پیش کیا تھا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان ہے۔ اس لڑکے کی پیدائش پیشگوئی کے مطابق نو برس میں ہونی تھی۔ یہ بھی اس پیشگوئی میں الفاظ تھے جو اصل پیشگوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''نو برس کے عرصے تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں اور نہ ہی یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ مخواہ ہوگی چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔'' پھر صرف لڑکا ہی پیدا نہیں ہونا تھا بلکہ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ وہ لڑکا اسلام کی شان و شوکت کا موجب ہوگا۔ وہ کیا زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ

السلام پر دشمن چاروں طرف سے حملے کر رہے تھے محض اس بناء پر کہ آپ نے الہام کا دعویٰ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ مجددیت کا دعویٰ نہیں تھا۔ ماموریت کا دعویٰ بھی نہیں تھا۔ اس وقت ایک لڑکے کی پیشگوئی ان اعلیٰ صفات کے ساتھ آپ نے بیان فرمائی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب کسی کے نائب کی شہرت کا کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آقا و مطاع کی شہرت ہوگی۔ پس جب خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا تو اس کے یہ معنی تھے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اب دیکھو لو پیشگوئی کتنی واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں افغانستان صرف ایسا ملک تھا جہاں کسی اہمیت کے ساتھ یا کچھ حد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا تھا کیونکہ دو شہداء بھی تھے۔ دوسرے ممالک میں صرف اُڑتی ہوئی خبریں تھیں وہ یا مخالفین کی پھیلائی ہوئی تھیں یا کسی کے ہاتھ کوئی کتاب پہنچی تو اس نے آگے کسی کو دکھا دی۔ باقاعدہ جماعت کسی ملک میں قائم نہیں تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان گئے تھے (یہاں آئے تھے) مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کا نام لینا، کہتے تھے یہ تو زہر کے برابر ہوگا اس لئے جماعت کا نام نہیں لینا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں لینا۔ پس اگر انگلستان میں نام پھیلا تو خواجہ صاحب کا نام پھیلا۔ جماعت کا نہیں، نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور جب حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ فرماتے ہیں کہ سماٹرا میں، جاوا میں، سٹریٹس سٹلمنٹ میں، چین میں احمدیت پھیلی۔ ماریشس میں، افریقہ کے دوسرے ممالک میں احمدیت پھیلی۔ مصر میں، فلسطین میں، ایران میں، دوسرے عرب ممالک میں اور یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پھیلی۔ بعض جگہ حضرت مصلح موعود کے وقت بھی جماعت کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی اور افریقہ کے ممالک میں لاکھوں میں بھی تھی۔

پھر اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ ’’وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں دعوے کرنے کا عادی نہیں لیکن اس کے باوجود اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا کہ اسلام کے وہ مہتم بالشان مسائل جن پر روشنی ڈالنا اس زمانے کے لحاظ سے نہایت ضروری تھا خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق میری زبان اور میری قلم سے ایسے مضامین نکلوائے ہیں کہ مَیں دعویٰ کر کے کہہ سکتا ہوں کہ ان تحریروں کو اگر ایک طرف کر دیا جائے تو اسلام کی تبلیغ دنیا میں نہیں کی جاسکتی۔ قرآن کریم میں بہت سے ایسے امور ہیں جن کو اس زمانے کے لحاظ سے لوگ سمجھ نہیں سکتے تھے جب تک کہ دوسری آیات سے ان کی تشریح نہ کر دی جاتی اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے میرے ذریعہ سے ان مشکلات کو حل کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسلام اس وقت ایک ایسے دور سے گزر رہا ہے جو ضعف اور کمزوری کا دور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کی بنیاد رکھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں اسلام پر وہ تمدنی حملہ نہیں ہوا تھا جو آج کیا جا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں ایک ایسے شخص کو اپنے کلام سے سرفراز فرمائے جو روح الحق کی برکت اپنے اندر رکھتا ہو یا اپنے ساتھ رکھتا ہو جو علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہو۔ جو دشمن کے ان تمدنی حملوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح اور قرآن کریم کے منشاء کے مطابق دُور کرے اور اسلام کی حفاظت کا کام سر انجام دے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنا کام کر دیا اور میری تحریروں پر اپنی مہر تصدیق کر دی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں کہا میں چُپ رہا اور جب خدا تعالیٰ نے بتا دیا اور نہ صرف بتا دیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھی بتا دوں تو میں بتا رہا ہوں کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے مجھ پر پوری ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد کیا کہ بتا دوں بلکہ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمائے جو اس پیشگوئی کی صداقت کے لئے بطور دلیل کے ہیں۔ جس طرح آسمان پر چاند چمکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ارد گرد ستارے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح ان دنوں میں بہت سے لوگوں کو ایسی خوابیں آئی ہیں جن میں اس خواب کا مضمون دہرایا گیا ہے جو میں نے دیکھی تھی۔ چنانچہ میری رؤیا کے بعد ایک دوست ڈاکٹر محمد لطیف صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک فرشتہ میرا نام لے کر کہہ رہا ہے کہ انبیاء و رسل کے ساتھ اس کا نام لیا جائے گا۔ انبیاء و رسل کے ساتھ نام لئے جانے کے وہی معنی ہیں جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مثیل مسیح ہوگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو نبی اور رسول ہیں ان کے ساتھ میرا بھی نام لیا جائے گا۔ اسی طرح ایک اور دوست نے لکھا کہ رؤیا میں میں نے دیکھا کہ مینار پر کھڑے ہو کر آپ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا اعلان کر رہے ہیں۔ ’’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی الہاموں میں سے الہام ہے۔ اور مینار پر اس الہام کے اعلان کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تبلیغ احمدیت کو میرے ذریعہ سے اور بھی مضبوط کر دے گا۔ چنانچہ جیسے ابھی پہلے بیان بھی ہوا ہے کہ کس طرح مختلف ممالک میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تبلیغ کا کام وسیع پیمانے پر شروع ہوا اور وہی بنیادیں ہیں جن پر آج بھی آگے کام چلتا چلا جا رہا ہے۔

پھر آپ نے اپنے بعض رؤیا اور الہامات کا اپنی تائید میں ذکر فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی وحی سے نوازا اور اس بات کی بھی کہ اس نے اس کام کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ہے مجھے تیار کیا ہے (شہادت) یہ ہے کہ مجھے ایک رؤیا ہوا جو غالباً زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا ابتدائے خلافت حضرت خلیفہ اول میں مَیں نے دیکھا تھا۔ (یہ رؤیا میں نے اسی وقت میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب حال سپرنٹنڈنٹ سینٹرل جیل لاہور کو اور دوسرے احباب کو سنا دی تھی۔ فرماتے ہیں ابھی چند دن ہوئے انہوں نے خود بخود مجھ سے اس رؤیا کا ذکر کیا کہ) میں نے دیکھا تھا کہ میں مدرسہ احمدیہ میں ہوں اور اسی جگہ مولوی محمد علی صاحب بھی کھڑے ہیں۔ اتنے میں شیخ رحمت اللہ صاحب آ گئے اور ہم دونوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ آؤ مقابلہ کریں۔ آپ کا قد لمبا ہے یا مولوی محمد علی صاحب کا۔ میں اس مقابلے سے کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہوں مگر وہ زبردستی مجھے کھینچ کر اس جگہ پر لے گئے جہاں مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہیں۔ یوں تو مولوی محمد علی صاحب قد میں مجھ سے چھوٹے نہیں بلکہ غالباً کچھ لمبے ہی ہیں۔ لیکن جب شیخ صاحب نے مجھے ان کے پاس پاس کھڑا کیا تو وہ بے اختیار کہہ اٹھے (یعنی شیخ صاحب کہہ اٹھے) کہ مَیں تو سمجھتا تھا کہ مولوی صاحب اونچے ہیں لیکن اونچے تو آپ نکلے۔ چنانچہ رؤیا میں مَیں دیکھتا ہوں کہ بمشکل میرے سینے تک ان کا سر پہنچتا ہے۔ پھر شیخ رحمت اللہ صاحب ایک میز لائے اور اس پر ان کو کھڑا کر دیا مگر تب بھی وہ مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس میز پر ایک سٹول رکھا اور اس پر مولوی صاحب کو کھڑا کیا مگر پھر بھی مولوی صاحب مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مولوی صاحب کو اٹھا کر میرے سر کے برابر کرنا چاہا لیکن وہ پھر بھی نیچے ہی رہے بلکہ مزید برآں ان کی ٹانگیں اس طرح ہوا میں لٹک گئیں گویا کہ وہ میرے مقابل پر بالکل ایک بچے کی حیثیت رکھتے ہیں اور بمشکل میری کہنیوں تک پاؤں آئے۔ اب دیکھو اس میں کس طرح اس تمام مقابلہ اور پھر اس کے انجام کی بھی خبر دی گئی ہے جو مولوی محمد علی صاحب سے ہونے والا تھا۔ حالانکہ اگر ابتدائے خلافت اولیٰ کے وقت کی رؤیا ہے تو اس وقت جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب سر اٹھا رہے تھے، نہ کہ مولوی محمد علی صاحب۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں عجیب طریق پر بعد میں پیدا ہونے والے جھگڑوں کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ چنانچہ دیکھ لو مولوی محمد علی صاحب میرے مقابلے میں اتنے نیچے ہوئے، اتنے نیچے ہوئے کہ اب ان کا سارا زور ہی اس بات کو ثابت کرنے پر صرف ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی لوگ معزز ہوتے ہیں جو چھوٹے ہوں۔ پہلے کہا کرتے تھے کہ ہم پچانوے فیصدی ہیں اور یہ چار پانچ فیصدی ہیں اور جماعت کی اکثریت کبھی ضلالت پر نہیں ہو سکتی۔ (یہ پہلے مولوی صاحب کہا کرتے تھے) مگر اب کہتے ہیں کہ بیشک قادیان کی جماعت زیادہ ہے اور ہم تھوڑے ہیں لیکن ان کا زیادہ ہونا ہی ان کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حقیقی بندے تو تھوڑے ہوا کرتے ہیں۔ یہ بالکل وہی نقشہ ہے جو اس رؤیا میں بتایا گیا تھا۔ وہ اتنے چھوٹے ہوئے، اتنے چھوٹے ہوئے کہ اب انہیں اپنا چھوٹا ہونا ہی اپنی صداقت کی دلیل نظر آتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 25 صفحہ 92_93)

پھر ایک اور رؤیا بلکہ الہام کا ذکر ہے۔ فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّھُمْ کہ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ اپنے آپ کو پچانوے فیصدی کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے۔ خدا نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہو گیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جیسا کہ الہام میں خبر دی گئی تھی میرے مقابلہ میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

میں اس کلام الٰہی کی مثالیں جو مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نازل فرمایا (آپ فرماتے ہیں کہ) اس وقت اسی قدر بیان کرتا ہوں۔ بعض اَور بھی بیان کی ہیں۔ یہاں تو میں نے دو بیان کی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ تحدیث نعمت کے طور پر ایک مختصر رسالہ میں کسی قدر تفصیل کے طور پر اپنے بعض الہاموں اور کشوف اور رؤیا کا ذکر کر دوں۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 93) اب تو یہ کتاب کی صورت میں چھپی ہوئی ہے۔ کافی ضخیم کتاب ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے مجھ پر ظاہر فرمائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ دوست تو پہلے ہی مجھے ان پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیتے

**ارشاد حضرت امیر المومنین**

’’جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 / فروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

**ارشاد حضرت امیر المومنین**

’’ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6 / فروری 2015)

طالبِ دُعا: سید عبدالسلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

رہے اور میں نے اب ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ (اس میں کیا حکمت ہے؟) میں کہتا ہوں اس میں حکمت وہی ہے جو قرآن کریم کہتا ہے کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ کہ اللہ تعالیٰ جب نبی کی بعثت کے بعد موعود کھڑا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قائم کردہ جماعت کفر کا شکار ہو جائے اور ان کا ایمان ضائع ہو جائے۔ اس لئے وہ ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ اکثریت اسے موعود ماننے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ پس لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو مجھ پر پورا ہوتے دیکھا تو ایمان اور یقین میں کامل ہوئے، مزید بڑھے، ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان بھی مزید بڑھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری طرف سے بعد میں اعلان ہونے اور جماعت کی طرف سے پہلے مجھے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوسری دفعہ کفر و اسلام کے امتحان میں ڈال کر ان کے ایمان کو ضائع کرنے کے لئے تیار نہ تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ دو موتیں اپنی جماعت پر وارد کرے۔ پہلی موت تو وہ تھی جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ مانا۔ مسیح موعود کو جھٹلایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی کسی نیکی کی وجہ سے رحم کر کے انہیں زندہ کر دیا۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل فرما دیا۔ انہوں نے رشتہ داروں کو چھوڑا۔ تکالیف برداشت کیں لیکن اپنے ایمان کو سلامت رکھا۔ اس کے بعد یہ خیال کرنا کہ اس ابتلاء میں سے گزرنے والے لوگوں کی زندگی میں خدا تعالیٰ ایک ایسا موعود بھیج دے گا جس کی صداقت کے نشان اس کے دعوے کے ایک لمبے عرصے بعد ظاہر ہوں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن کو پھر کفر کے گڑھے میں دھکیل دیا جائے اور صحابہ کو پھر کافر و منکر بنا دیا جائے۔ جماعت ابتلاء میں پڑ جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیار کردہ جماعت تھی کی زندگی میں آنے والا تھا (یعنی جس نے صحابہ کے وقت میں آنا تھا) یہ تدبیر اختیار کی کہ پہلے اسے جماعت کا خلیفہ بنا کر ان سے عہد اطاعت لے لیا اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیئے جو اس کے متعلق بتائی گئی تھیں اور جب حقیقت جماعت پر روز روشن کی طرح کھل گئی تو پھر اسے بھی یعنی خلیفۃ المسیح کو بھی یا مصلح موعود ہونے والے کو بھی اس حقیقت سے بذریعہ آسمانی اخبار کے علم دے دیا تا آسمان اور زمین دونوں کی گواہی جمع ہو جائے اور مومنوں کی جماعت کفر و انکار کے داغ سے بھی محفوظ کر دی جائے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 69 تا 95 خطبہ بیان فرمودہ 4 فروری 1944ء)

اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی سب کے ایمان کو سلامت رکھے۔ ہر احمدی کے ایمان کو سلامت رکھے اور کفر و انکار کے داغ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ احباب جماعت کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و معرفت کے کلام سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے جو اردو میں بھی ہے اور باقی زبانوں میں بھی کچھ لٹریچر ہے، اس کو پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق دے۔

ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا ہے۔ آپ 7 رفروری کو جرمنی میں تقریباً 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ پارٹیشن سے قبل یہ فوج میں ملازمت کرتے تھے اور پارٹیشن کے بعد پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر قائم ہونے والی فرقان فورس میں بھی شامل ہو کر بطور انسٹرکٹر اپنے فرائض بجالاتے رہے۔ اس کے بعد پھر کراچی میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ پھر آپ نے محمد آباد سٹیٹ سندھ میں رہائش اختیار کر لی اور وہاں اپنا ذاتی کاروبار شروع کر دیا۔ لمبا عرصہ وہاں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی بھی توفیق پائی۔

اس کے بعد پھر یہ کچھ عرصہ کے لئے ربوہ منتقل ہو گئے۔ کاروبار میں ان کے بھائی بھی شاید ان کے ساتھ ہی تھے۔ جب یہ ربوہ آ گئے تو بھائی کو بعض کاروباری مشکلات پیش آئیں۔ انہوں نے ان کو کہا کہ آپ سندھ آ جائیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اب میں ربوہ میں رہوں گا۔ یہیں آ گیا ہوں۔ اس پر ان کے بھائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں لکھا کہ میرے بھائی کو واپس سندھ آنے کی تلقین فرمائیں۔ چنانچہ حضور، خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کر سندھ جانے کی تلقین کی۔ ربوہ میں محلہ کے صدر جماعت بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور یہ ہمارے بہت مخلص کارکن ہیں۔ تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ سندھ میں بھی ہمیں مخلص کارکنان کی ضرورت ہے۔ اس طرح پھر صوفی صاحب واپس سندھ چلے گئے اور خود ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ صرف خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے اپنا ربوہ کا کاروبار بند کیا۔ فیملی کو بھی وہیں چھوڑا اور سندھ چلے گئے۔ ایک لمبا عرصہ سندھ گزارنے کے بعد آپ دوبارہ ربوہ آئے۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبہ جات میں اعزازی طور پر کام کرتے رہے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھی لمبا عرصہ خدمت بجالاتے رہے۔ 1986ء میں جرمنی منتقل ہو گئے اور وفات تک پھر وہیں جرمنی میں رہے۔ جرمنی میں آپ ہائیڈل برگ کی جماعت کے صدر کے طور پر کام کرتے رہے۔ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام جرمنی کے چار ریجنز میں سے ایک ریجن کے ناظم علاقہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ بحیثیت ناظم علاقہ خلافت رابعہ میں آپ کو اول انعام بھی ملا۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ دو بیٹے جلال شمس صاحب اور منیر احمد جاوید صاحب واقف زندگی ہیں۔ ایک داماد حنیف محمود صاحب بھی ربوہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد ہیں، واقف زندگی ہیں۔

آپ کے بیٹے ڈاکٹر جلال شمس صاحب جو یہاں ٹرکش ڈیسک کے انچارج ہیں، لکھتے ہیں کہ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ خلیفہ وقت اگر موجود ہیں یا جب وہ یہاں آئے ہوئے ہیں تو خلیفہ وقت کے پیچھے نماز ادا کریں۔ نہایت عبادت گزار تھے اور انداز دعا بھی بڑا خوبصورت تھا۔ دعا کے وقت اس قدر درد ہوتا تھا اور اتنی آہ وزاری ہوتی تھی کہ یوں لگتا تھا کہ بس ابل ابل کے جذبات باہر آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے بھائی منیر جاوید صاحب چھ ماہ کے تھے تو ایک دفعہ ان کو نمونیہ ہو گیا۔ بیمار ہو گئے۔ بچنا مشکل تھا تو ہمارے ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میری والدہ نے بھی اور والد نے بھی اس وقت بڑی گڑگڑا کر دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو وقف کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے دعائیں سنیں لیکن ایک وقت میں ایسی حالت آ گئی تھی کہ ان کی والدہ نے کہا کہ بچے کی حالت مجھے تو نزع کی لگ رہی ہے۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ نماز کا وقت تھا۔ باجماعت نماز پڑھنے مسجد جا رہے تھے۔ کہتے ہیں اسی کے پاس جا رہا ہوں جس کو صحت دینے کی طاقت ہے، اسی سے مانگنے جا رہا ہوں تو ان کو اپنے خدا پر بھی اتنا یقین تھا۔

سندھ میں جو جماعت کی زمینیں ہیں وہاں سے اکاؤنٹنٹ یا جب کوئی کارکن رخصت پر جاتا تو اس کی جگہ آپ رضاکارانہ طور پر خدمت سرانجام دیتے۔ وصیت آپ نے خود بھی بہت شروع میں کر لی تھی اور نوجوانوں کو وصیت کرانے کا بڑا شوق تھا۔ وصیت فارم بھی اپنے پاس رکھتے تھے اور تلقین کیا کرتے تھے کہ رسالہ الوصیت پڑھو اور وصیت کرو۔

یہ لکھتے ہیں کہ اپنی نصف اولاد چار بیٹوں میں سے دو بیٹوں کو وقف کیا اور دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کو وقف زندگی کو دیا۔

ان کی بیٹی نے غالباً یہ لکھا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت نہ صرف تمام عمر آپ کی روزانہ روٹین رہی بلکہ تمام بچوں کو بھی اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو بھی نماز اور تلاوت قرآن کریم کی تلقین کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ روزانہ کا معمول تھا۔ آپ کہا کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تین بار مطالعہ کیا ہے اور بیٹی کہتی ہیں کہ مجھ سے بھی پوچھا تم بھی پڑھتی ہو کہ نہیں۔

رسم و رواج کے سخت مخالف تھے۔ کہتی ہیں کہ اول تو ہمارے خاندان میں رسم و رواج کا تصور نہیں لیکن اس کا ذرا سا بھی امکان محسوس کرتے تو طبیعت پر ناگوار گزرتا اور وہاں سے ناراض ہو کر اٹھ کر چلے جاتے۔ خدا پر بڑا توکّل تھا۔ ان کی آخری بیماری بھی کافی لمبی تھی، تکلیف دِہ تھی لیکن بڑے صبر اور شکر سے انہوں نے بیماری کو کاٹا ہے۔

ان کی عبادت کے بارے میں تو خاص طور پر ان کے ملنے والوں اور ان کے بچوں، ساروں نے ہی لکھا ہے کہ ایسا نظارہ تھا اور اس طرح عبادت کیا کرتے تھے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی روح پگھل رہی ہو۔ اور خلافت سے بھی ان کا بے انتہا تعلق تھا۔ یہاں بھی جب آیا کرتے تھے تو دفتر میں اس انتظار میں ہوتے تھے کہ کبھی میں دفتر سے باہر آؤں تو سلام کریں اور بعض دفعہ انتظار میں باوجود بڑی عمر کے اور کمزوری کے کافی کافی دیر کھڑے رہا کرتے تھے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت ساری خوبیاں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

## کلام الامام

”ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم    وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

## گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

### مکرم عادل صبری صاحب

مکرم عادل صبری صاحب لکھتے ہیں: میرا تعلق یمن سے ہے جہاں میری پیدائش 15 نومبر 1974 میں ہوئی اور مجھے بفضلہٖ تعالیٰ نومبر 2010ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ میرے احمدیت کی طرف سفر کا مختصر احوال کچھ یوں ہے۔

### خدا سے محبت کا ابتدائی بیج

بچپن ہی سے میرے دل میں مخفی طور پر خدا تعالیٰ کی تلاش اور اس سے تعلق جوڑنے کی پیاس تھی۔ اس وقت گو میں اس کی حقیقت سے ناآشنا تھا لیکن یہ خواہش میرے اندر خدا تعالیٰ کی طرف ایک جذب کی کیفیت پیدا کرتی رہتی تھی۔

عمومًا بچے اپنے والد کے ساتھ انگلی پکڑ کر مسجد میں نماز کے لئے جاتے ہیں اور اس طرح انہیں نماز کی عادت پڑ جاتی ہے۔ لیکن مجھے یہ سب کچھ میسر نہ آسکا کیونکہ میرے والد صاحب کی وفات ہو چکی تھی اور والد صاحب کی جگہ ہماری دادی جان نے باوجود اَن پڑھ ہونے کے ہماری دینی تربیت کا خاص خیال رکھا اور ان کی خاص شفقت اور کوشش کی وجہ سے محض آٹھ سال کی عمر سے مجھے مسجد کے ساتھ لگاؤ پیدا ہو گیا۔ لیکن یہ لگاؤ محض دادی جان کے حکم ماننے کی حد تک نہ تھا بلکہ اس میں ایک خاص محبت اور شوق تھا جس کی آج سمجھ آتی ہے کہ وہ خدا کے ساتھ تعلق اور اس کو پانے کی خواہش کا ابتدائی بیج تھا۔

### جہدِ کبیر اور زادِ قلیل

میں زیدی فرقہ کی قدیمی مسجد میں جایا کرتا تھا۔ کئی سال تک اس میں نماز ادا کرنے کے دوران مَیں نے دیکھا کہ اس مسجد میں اکثر بڑے لوگوں میں اختلاف ہو جاتا اور معمولی معمولی باتوں پر تُو تُو مَیں مَیں ہونے لگتی۔ اس مسجد کے اکثر سرکردہ نمازیوں کے سینے بغض اور کینے سے پھٹے جاتے تھے۔ گو میری عمر اس وقت گیارہ بارہ سال تھی لیکن مجھے اس ماحول سے گھن آنے لگی اور میں نے مجبور ہو کر یہ مسجد چھوڑ کر ایک نسبتًا دُور کی مسجد میں جانا شروع کر دیا۔ یہ نئی مسجد نسبتًا بہتر تھی۔ اس میں میرا تعارف بعض متدیّن نوجوانوں سے ہوا جن کا تعلق اخوان المسلمین سے تھا۔ اس وقت شاید ہمارے علاقے میں اخوان المسلمین اپنی سیاسی سرگرمیوں میں اس قدر نہیں ڈوبے تھے اور شاید اُس وقت ان میں قیادت اور حکومت کو حاصل کرنے کی ہوس ابھی ابتدائی مراحل میں تھی اس لئے زیادہ تر رجحان دینی تعلیم اور اخلاقی ارتقاء پر تھا۔ میں نے ان کے ساتھ آٹھ نو سال گزارے اور جوانی میں پہنچ کر احساس ہوا کہ اس سارے سفر میں جو کچھ پایا ہے شاید اس سے بمشکل روحانی زندگی کی آخری رمق کو تو بچایا جا سکتا ہے لیکن جس چیز کی میری روح متلاشی ہے، اور جس کے لئے میرا دل جویاں ہے وہ کہیں اور ہے۔ یہ سوچ کر میں نے جُہدِ کبیر سے ملنے والی زادِ قلیل کو بھی ترک کر کے اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دی اور اس میں اس حد تک غرق ہو کر رہ گیا کہ میری روحانی زندگی کے ارتقاء کی خواہش کتابوں کے بوجھ کے نیچے کہیں دب کے رہ گئی۔

### قرآن - علوم وخزائن کا قلزمِ بیکراں

پڑھائی ختم ہوئی تو کام میں مصروف ہو گیا، اور شادی کر لی۔ شادی کے بعد اولاد کو پڑھانے اور گھر کو چلانے کیلئے دن رات کام کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ایسے میں کبھی کبھی مجھے مسجد میں نمازوں کے لئے جانے اور خدا سے تعلق کا متلاشی رہنے کا زمانہ یاد آتا تو میرے دل میں گھاؤ لگنے لگتے۔ جب بھی فرصت کے کچھ لمحات میسر آتے تو میرا دھیان اسی طرف چلا جاتا اور میں خود کو اس کوتاہی کا ذمہ دار اور مجرم سمجھنے لگتا۔ دس سال تک ضمیر کی آواز کو سن کر اس سے آنکھ چرا کر بھاگتے بھاگتے میں تھک گیا اور بالآخر ایک روز اس آواز کو سن کر میں نے انٹرنیٹ پر خدا تعالیٰ کی ذات کے بارہ میں جاننے کیلئے ریسرچ شروع کر دی۔ اس دوران میرا دھیان علم فلک کی طرف پھر گیا اور خدا تعالیٰ کی قدرت کے باریک در باریک اسرار اور پیچ در پیچ تخلیق کے بارہ میں پڑھ کر میرا دل خدا تعالیٰ کی عظمت کے جذبات سے بھر گیا۔ باوجود اسکے ان امور کو پڑھ کر مجھے بہت مزہ آرہا تھا اور اس خدائے ذوالعجائب کے بارہ میں دل میں عبودیت کے جذبات امڈتے جا رہے تھے۔ لیکن میں حیران تھا کہ دینی کتب اور علماء جس خدا کو پیش کرتے ہیں اس میں اور اس پیچ در پیچ کائنات کے خالق میں بہت زیادہ فرق ہے جسکی عظمت اور علم کی انتہاء نہیں، جس کی قدرتیں لامحدود ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے دین اور دینی کتب کے بارہ میں شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے۔ میں نے کہا کہ اگر قرآن کریم خدا کا کلام ہے تو اس میں وہ گہرائی اور خدا کی اِس عظمت اور علم کا اظہار کیوں نہیں جس کے بارہ میں علم فلک کی کتب میں صراحت پائی جاتی ہے۔

میرا اس وقت کا دینی علم علماء کی زبانی سنا سنایا اور ایسے ہی علماء کی بعض کتب سے ماخوذ تھا۔ ظاہری صورتحال سے پیدا شدہ نتائج کے برعکس میرے اندر سے ایک ہی آواز آرہی تھی کہ نبی کریمؐ کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر آپؐ سچے ہیں تو پھر قرآن کریم بھی سچا ہے اور اگر یہ بات درست ہے تو قرآن کو خود اپنی صداقت کا ثبوت دینا چاہئے اور خود اپنے اوپر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینا چاہئے۔ جب میں نے ان خیالات کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن کریم کا ایک لمبے عرصہ کے بعد مطالعہ شروع کیا تو میرے لئے معارف کا قلزمِ بیکراں کھل گیا۔ خدائی ہاتھ نے مجھے خود پکڑ کر اپنے کلام میں چھپے لعل وجواہر کی چمک دکھانی شروع کی۔ الغرض میں نے قرآن کریم میں معارف اور علوم کے پُر جوش فوارے پھوٹتے دیکھے اور اس میں وہ سب کچھ پایا جس کی میری روح میں پیاس تھی۔ اس عرصہ میں میں بسا اوقات دس دس گھنٹے تک قرآن کا مطالعہ کرتا اور اس کے روحانی اور علمی خزانوں سے فیضیاب ہوتا۔

قرآن کریم کے علوم ومعارف کے مطالعہ سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کریم واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی خبر دیتا ہے۔ لیکن میرے لئے اس بعثت کی حقیقت مخفی تھی۔

### نبی کریمؐ کی زیارت

احمدیت سے تعارف سے ایک سال قبل 2009ء کے بالکل شروع کی بات ہے کہ میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک بڑی مسجد کے بیرونی صحن میں خطبہ جمعہ کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں کہ اچانک مسجد کے وسط سے یہودیوں کا ایک گروہ نکلتا ہے جو اپنے معروف سیاہ لباس اور مخصوص سیاہ ہیٹ میں ملبوس ہیں اور ہاتھوں میں شمعدان پکڑے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر میں نے پریشانی کے عالم میں کہا کہ یہودی ہماری مسجد میں کیوں آئے ہیں؟ کسی نے جواب دیا کہ یہودی اور عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سننے کے لئے آئے ہیں۔ یہ سن کر حیرانی کے عالم میں مَیں نے بے ساختہ کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مسجد میں ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، وہ اس وقت مسجد کے اندرونی ہال میں ہیں۔ یہ سنتے ہی جیسے مجھے پر لگ گئے اور میں دوڑتا ہوا مسجد کے اندر جا پہنچا۔ مسجد کا اندرونی حصہ سادہ اور بغیر نقش ونگار کے تھا اور لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ مسجد کا منبر ہمارے علاقے کی دیگر مساجد کی طرح زمین سے اونچا نہیں تھا۔ میں بسرعت اس منبر کی طرف بڑھنے لگا۔ جب بھی میں کسی صف کے پاس سے گزرتا تو اس صف والے بھی منبر کی طرف بھاگنے لگتے اور مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا مشکل نہ ہو جائے۔ چنانچہ مَیں نے اپنی رفتار میں اضافہ کر دیا اور سب سے پہلے حضورؐ تک جا پہنچا اور وہاں جا کر کہا کہ رسول اللہؐ کہاں ہیں؟ اس وقت رسول اللہؐ فواد نامی میرے ایک کزن کو مصافحہ کا شرف عطا فرما رہے تھے۔ میں انتظار کئے بغیر رسول اللہؐ کے قریب چلا گیا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپؐ نے یہ دیکھ کر دوسرا ہاتھ میری طرف بڑھا کر میرے سینے پر رکھ دیا۔ میں نے آپ کے دست مبارک کے بوسے لئے اور اس کے ساتھ لپٹ کر بشدت رونے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سادہ سا انڈین لباس پہنا ہوا تھا اور آپ کے کندھوں پر ایک شال تھی۔

مجھے اس خواب کی تعبیر معلوم نہ تھی لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے ملاقات کی وجہ سے میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس وقت تک مجھے اس بات کا علم تھا کہ جس شخص نے خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ قرار دیا ہے اس کا تعلق انڈیا سے ہے۔

### احمدیت سے تعارف اور بیعت

اس رؤیا کے تقریبًا ایک سال کے بعد یعنی 2009ء کے آخر پر میرے بڑے بھائی کو مختلف ٹی وی چینلز دیکھنے کے دوران ایم ٹی اے مل گیا جس پر اس نے سنا کہ امام مہدی انڈیا میں ظاہر ہو چکا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود بھی ہے۔ ہم نے شروع میں اس کی کوئی پرواہ نہ کی لیکن میری بہن اور بہنوئی نے اس کے بارہ میں تحقیق کی، اور بالآخر ایک روز میری بہن ہمارے گھر آئی اور کہنے لگی کہ میرے خیال میں یہ لوگ سچے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ نیز اس نے بتایا کہ وہ بیعت کرنا چاہتی ہے۔ پھر اس نے بیعت فارم پُر کر کے میرے ذریعہ سے ہی ارسال کیا اور محض چند ماہ بعد ہی ہمارے بہنوئی نے بھی بیعت کر لی۔ ان دونوں کے اس اقدام نے مجھے سوچنے پر مجبور کیا۔ چونکہ میری توجہ صرف اور صرف قرآن کریم پر تھی۔ اس لئے میں جب بھی اپنی بہن اور بہنوئی سے کہتا کہ قرآن صرف ایک شخص کے آنے کی خبر دیتا ہے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہے۔ وہ مجھے جواب دیتے کہ ہم بھی اسی شخص کی بات کر رہے ہیں اور اسی پر ہی ایمان لائے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خود آنے کی بات کر رہے ہو جو ممکن نہیں ہے اور ہم اس خبر کی حقیقی تاویل پیش کر رہے ہیں کہ آپؐ کی آمد سے مراد آپ کے کسی خادم کا آنا ہے جو آپ سے ہی کسبِ فیض کر کے آپ کے دین کو پھیلائے گا۔

شروع شروع میں یہ بات میری سمجھ میں نہ آتی تھی لیکن بعد میں جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے دعویدار کے پاس الٰہی نشانات اور تائیدات بھی ہیں تو میں نے یہ سوچ کر ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس دوران جب میں نے حضورؑ کے بعض قصائد پڑھے تو ان میں پروئے گئے علم وحکمت کے لعل وجواہر اور معارف وحقائق کے موتیوں کو دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا۔ پھر جب میں نے حضورؑ کی عربی کتب کا مطالعہ کیا تو مزید حیرتوں میں ڈوبتا چلا گیا کیونکہ میں نے انہیں علومِ قرآن کے خزانوں سے معمور پایا، جو اس بات کا واضح اعلان تھا کہ یہ شخص خدا کا تائید یافتہ انسان ہے ورنہ ایسے علوم خدا تعالیٰ کسی جھوٹے کو ہرگز نہیں دیتا۔ چنانچہ میں نے اس بارہ میں خدا تعالیٰ سے مدد کے لئے دعا شروع کر دی اور خدا کی راہنمائی کا انتظار کرنے لگا۔ جب نماز میں تضرع کے ساتھ دعا کرنے کے بعد میں حسبِ عادت بیٹھ کر قرآن کریم پر غور وخوض کرنے لگا تو میرے سامنے سورہ الفرقان کھلی۔ میں نے اسکی آیات پر غور شروع کیا تو مجھے ایسے محسوس ہوا کہ یہ سورت میرے تمام سوالوں کا جواب دے رہی ہے۔ جب میں نے اسکے آخر پر یہ پڑھا کہ عباد الرحمن تو وہ ہیں جنہیں جب خدا تعالیٰ کی آیات کی تذکیر کروائی جاتی ہے تو وہ ان کے ساتھ اندھوں اور بہروں جیسا سلوک نہیں کرتے، تو میرا دل ڈر گیا۔ پھر آخر پر اللہ کا یہ ارشاد پڑھا کہ اے رسول تو ان سے کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہو تو خدا تمہاری پرواہ ہی کیا کرے۔ چونکہ میں نے دعا کی تھی اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور اپنی آیات سے میری تسلی کروائی تھی اس لئے میرے لئے بہت مؤثر ثابت ہوئی کیونکہ ایسے نشان کا انکار بہت سخت عذاب سے ڈرا رہا تھا۔ لہٰذا میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ اسی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی حقیقت بھی سمجھا دی اور اگلی صبح میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔

بیعت کے بعد مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ایسے دُرر اور معارف کے خزانے پائے جن کی میری روح میں دیرینہ پیاس تھی۔

### احمدیت کے ذریعہ تجدیدِ دین

بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سے رؤیائے صالحہ سے بھی نوازا۔ ایک رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ میں ایک جلنے والی قدیم مسجد کو دیکھ کر غمگین ہوں۔ ایسے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ اور غم نہ کرو۔ میں چل دیا تو دیکھا کہ اس جلنے والی مسجد کی دیواریں گرتی گئیں اور اسکے پیچھے ایک خوبصورت مسجد نظر آنے لگی۔ حضورؓ مجھے اس کے نیچے جانے والے ایک راستے پر لے گئے جو ہمیں زمین کے نیچے بسنے والے ایک نہایت روشن شہر میں لے گیا۔ میں اس رؤیا کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ یقینًا اس میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کی تجدید کی طرف اشارہ تھا۔ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت دی ورنہ ہم اپنی کوشش سے ایسا کرنے سے قاصر تھے۔ ............ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19 / فروری 2016)

......☆......☆......☆......

**جب بھی کوئی فیصلہ ہو دعا کے ساتھ ہو اور پھر خلیفۂ وقت کے پاس سفارش ہونی چاہئے تا کہ ہر قسم کے بد اثرات سے وہ شخص بھی محفوظ رہے جس کے خلاف شکایت کی جارہی ہے اور نظام جماعت بھی محفوظ رہے اور وہ فیصلہ جماعت میں کسی بھی قسم کی بے چینی کا باعث نہ بنے**

# خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 جنوری 2016 بطرز سوال و جواب

## بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال** تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

**جواب** حضور انور نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (الشوریٰ:41)

اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

**سوال** اسلام میں کسی غلط حرکت کرنے والے، نقصان پہنچانے والے یا دشمن سے کیسا سلوک کرنے کی تعلیم ہے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: اسلام میں کسی غلط حرکت کرنے والے، نقصان پہنچانے والے سے چاہے وہ چھوٹی سطح پر نقصان پہنچانے والا ہو یا بڑے پیمانے پر نقصان پہنچانے والا ہو یا دشمن ہو ہر ایک سے ایسا سلوک کرنے کی تعلیم ہے جو اس کی اصلاح کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ اسلام میں سزا کا تصور ضرور ہے لیکن ساتھ معافی اور درگزر کا بھی حکم ہے۔ اس آیت میں بھی جیسا کہ آپ نے سنا یہی حکم ہے کہ بدی اور برائی کرنے والے کو سزا دو لیکن اس سزا کے پیچھے بھی یہ محرّک ہونا چاہئے کہ اس سزا سے بدی کرنے والے یا نقصان پہنچانے والے اور جرم کرنے والے کی اصلاح ہو۔ پس جب اصلاح مقصد ہے تو پھر سزا دینے سے پہلے یہ سوچو کہ کیا سزا سے یہ مقصد حل ہو جاتا ہے۔ اگر سوچنے کے بعد بھی، مجرم کی حالت دیکھنے کے بعد بھی اس طرف توجہ پھرتی ہے کہ اس مجرم کی اصلاح تو معاف کرنے سے ہو سکتی ہے تو پھر معاف کر دو یا اگر سزا دینے سے ہو سکتی ہے تو سزا دو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ معاف کرنا بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اجر کا وارث بنائے گا۔ آخر پر اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ کہہ کر یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر سزا میں حد سے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔

**سوال** آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی ظالم دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: اسلام میں پہلے مذاہب کی طرح افراط اور تفریط نہیں ہے۔ اس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ مجرم کی اصلاح ہو گئی ہے تو اپنے انتہائی ظالم دشمن کو بھی معاف فرما دیا۔ آپؐ پر، آپؐ کی اولاد پر، آپؐ کے صحابہ پر کیا کیا ظلم نہیں ہوئے لیکن جب دشمن معافی کا طالب ہوا اور خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ بھول کر معاف فرما دیا۔

**سوال** آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ساتھ مکّہ سے ہجرت کرتے وقت کیا حادثہ پیش آیا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکّہ سے ہجرت کے وقت ایک ظالم شخص ھبار بن اسود نے نیزہ سے قاتلانہ حملہ کیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھیں۔ اس حملے کی وجہ سے آپ کو زخم بھی آئے اور آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا۔ آخر کار یہ زخم آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوئے۔

**سوال** ھبار بن اسود کے ساتھ آنحضورؐ نے کیا سلوک فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لے آئے تو ھبار مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا۔ جرم میرے بہت بڑے بڑے ہیں۔ میرے قتل کی سزا آپ دے چکے ہیں۔ لیکن آپ کے عفو اور رحم کے حالات پتا چلے تو یہ چیز مجھے آپ کے پاس لے آئی ہے۔ مجھ میں اتنی جرأت پیدا ہو گئی کہ باوجود اس کے کہ مجھ پر سزا کی حد لگ چکی ہے لیکن آپ کا عفو، معاف کرنا اتنا وسیع ہے کہ اس نے مجھ میں جرأت پیدا کی اور مَیں حاضر ہو گیا۔ کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی ہم جاہلیت اور شرک میں ڈوبے ہوئے تھے۔ خدا نے ہماری قوم کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ مَیں اپنی زیادتیوں اور جرموں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری جہالت سے صرفِ نظر فرمائیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی معاف فرما دیا اور فرمایا جا ھبار اللہ کا تجھ پر احسان ہے کہ اس نے تجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق دی۔

**سوال** ایک شاعر کعب بن زہیر جو مسلمان خواتین کے بارے میں گندے اشعار کہتا تھا اس کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سلوک فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شاعر کعب بن زہیر تھا جو مسلمان خواتین کے بارے میں بڑے گندے اشعار کہا کرتا تھا اور ان کی عصمت پر حملے کیا کرتا تھا۔ اس کی بھی سزا کا حکم جاری ہو چکا تھا۔ جب مکّہ فتح ہوا تو کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہو چکا ہے بہتر ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگ لو۔ چنانچہ وہ مدینے آ کر اپنے ایک جاننے والے کے ہاں ٹھہرا اور فجر کی نماز مسجد نبوی میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور پھر اپنا تعارف کرائے بغیر کہا کہ یا رسول اللہ کعب بن زہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی چاہتا ہے۔ اگر اجازت ہو تو اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ آپؐ کیونکہ اس کی شکل سے واقف نہیں تھے۔ اسے جانتے نہیں تھے یا ہو سکتا ہے اس وقت کپڑا اوڑھا ہوا اور باقی صحابہ نے بھی نہ پہچانا ہو۔ بہر حال وہاں کسی نے اسے پہچانا نہیں۔ اس لئے آپ نے فرمایا ہاں آ جائے تو اس نے کہا کہ مَیں ہی کعب بن زہیر ہوں۔ اس پر ایک انصاری اٹھے اور اسے قتل کرنے لگے کیونکہ اس کے جرموں کی وجہ سے اس پر بھی قتل کی حد لگ چکی تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت فرماتے ہوئے فرمایا کہ اب اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے۔ پھر اس نے ایک قصیدہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک خوبصورت چادر انعام کے طور پر اسے دے دی۔

**سوال** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سزا اور معافی کا کیا فلسفہ اور روح بیان فرمائی ہے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو۔ نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔ فرمایا کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامّہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اَور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو۔ بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل اور موقع کے مناسب ہو وہی کرو۔

**سوال** آج کل کے نام نہاد انسانی حقوق کے علمبرداروں کا طرز عمل کیا ہے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: آجکل جو لوگ انسانی حقوق کے علمبردار بنے پھرتے ہیں وہ ایک طرف چلے گئے۔ کسی کا کتنا ہی بڑا قصور ہو، انسانی ہمدردی کے نام پر مجرموں کو بھی اتنی شہ دی جاتی ہے کہ بہت سے جو مجرم ہیں ان میں جرموں کا احساس ہی مٹ گیا ہے۔ قاتل ہیں، پیشہ ور قاتل ہیں یا تکبر و غرور میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ انہیں اپنے سوا کسی کی زندگی کی کوئی اہمیت نظر نہیں آتی۔ ایسے لوگوں کی سزا تو قتل ہی ہونی چاہئے سوائے اس کے کہ مقتول کے ورثاء خود معاف کر دیں۔ لیکن مغربی دنیا میں اکثر جگہ انسانی حقوق کے نام پر یہ سزا نہیں دی جاتی۔ ملکوں نے اپنے قوانین میں ترمیم کر کے اس سزا کو ختم کر دیا ہے جبکہ ایسے لوگوں کی اصلاح بھی نہیں ہو رہی ہوتی اور وہ ظلم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

**سوال** کسی بھی سزا کے فیصلے کے وقت کن باتوں کا خیال رکھا جانا ضروری ہے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: کسی بھی سزا کے فیصلے کے وقت یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ معاشرے پر مجموعی طور پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ بعض دفعہ معاف کرنا معاشرے میں غلط تاثر پیدا کرتا ہے کہ دیکھو اتنا بڑا مجرم ایک غلط کام کر کے پھر بچ گیا۔ تو شرارتی طبع لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بھی غلط کام کر کے معافی مانگ کر بچ جائیں گے۔ یہ صورتحال پھر مجرموں کو اپنے برے افعال کرنے کے لئے جرأت پیدا کرتی ہے اور تقویت دیتی ہے۔ اسی طرح شرفاء خوفزدہ ہونا شروع ہوتے ہیں...... حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سزا دینے اور معاف کرنے میں یہ ایک بہت بڑی بات پیش نظر ہونی چاہئے کہ سزا یا معافی سے معاشرہ کیا اثر لیتا ہے۔ اگر معافیاں مجرموں کو دلیر کر رہی ہیں تو پھر سزاؤں کی ضرورت ہے نہ کہ معافیوں کی۔

**سوال** سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیم کی توریت اور انجیل پر کس طرح برتری ثابت فرمائی؟

**جواب** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے کہ تُو بدی کا مقابلہ نہ کر۔ غرض انجیل کی تعلیم تفریط کی طرف جھکی ہوئی ہے اور بجز خاص حالات کے ماتحت ہونے کے انسان اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا۔ دوسری طرف توریت کی تعلیم کو دیکھا جاوے تو وہ اِفراط کی طرف جھکی ہوئی ہے اور اس میں بھی صرف ایک ہی پہلو پر زور دیا گیا ہے کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت توڑ دیا جاوے۔ اس میں عفو اور درگذر کا نام تک بھی نہیں لیا گیا۔ مگر قرآن شریف نے ہمیں کیا پاک راہ بتائی ہے جو اِفراط اور تفریط سے پاک اور عین فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ مثلاً مثال کے طور پر قرآن شریف میں فرمایا ہے: جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (الشوریٰ:41) یعنی جتنی بدی کی گئی ہو اسی قدر بدی کرنی جائز ہے۔ لیکن اگر کوئی معاف کر دے اور اس معافی میں اصلاح مدنظر ہو۔ بے محل اور بے موقعہ عفو نہ ہو بلکہ برمحل ہو تو ایسے معاف کرنے والے کے واسطے اس کا اجر ہے جو اسے خدا سے ملے گا۔ دیکھو کیسی پاک تعلیم ہے۔ نہ اِفراط، نہ تفریط۔ انتقام کی اجازت ہے مگر معافی کی تحریص بھی موجود ہے۔ بشرط اصلاح یہ ایک تیسرا مسلک ہے جو قرآن شریف نے دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ اب ایک سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ ان میں خود موازنہ اور مقابلہ کر کے دیکھ لے کہ کون سی تعلیم فطرت انسانی کے مطابق ہے اور کونسی تعلیم ایسی ہے کہ فطرت صحیح اور کانشس اسے دھکّے دیتا ہے۔"

**سوال** ابوسفیان کی بیوی ہندہ کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر کیا سلوک کیا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: جنگ اُحد میں ابوسفیان کی بیوی ہند نے رسول اللہؐ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کا مثلہ کیا۔ ناک کان اور دوسرے اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑ دیا۔ ان کا کلیجہ نکال کر چبا لیا۔ ظلم اور بربریت کی انتہا کی۔ ...... فتح مکہ پر ہند نقاب اوڑھ کر آپ کی مجلس میں آ گئی۔ کھلے طور پر آ نہیں سکتی تھی کیونکہ اس جرم کی وجہ سے اس کیلئے بھی قتل کی سزا مقرر ہوئی ہوئی تھی۔ آپ کی مجلس میں آ کر اس نے بیعت کی...... نبی کریمؐ اسکی آواز پہچان گئے۔ آپ نے پوچھا کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ لیکن یا رسول اللہ! اب تو مَیں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں۔ جو پہلے ہو چکا اس سے درگذر فرمائیں۔ آپؐ نے اسے معاف فرما دیا۔

**سوال** خدا کس شخص سے راضی ہوتا ہے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: پس فرمایا خدا اس شخص سے راضی ہوتا ہے جس کی نیت نیک ہے اور اس کے فعل اور کام کا مقصد اصلاح ہے۔ دیوث شخص کے معاف کرنے سے خدا راضی نہیں ہو گا۔ نہ اس سے راضی ہوتا ہے جو انتقام کی نیت رکھتا ہو۔ یہ دونوں چیزیں سامنے ہونی چاہئیں۔ نہ اتنی نرمی ہو کہ بالکل بے غیرت ہو جائے، اس سے بھی اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اور نہ انتقام کی نیت ہو۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتی ہے۔ پس ہر دو حدود کو سامنے رکھتے ہوئے معافی اور سزا کے فیصلے کرنے چاہئیں۔

**سوال** حضور انور نے جماعتی عہدے داروں کو بعض لوگوں کے خلاف فیصلوں یا سفارشات کے ضمن میں کیا نصیحت فرمائی؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: جماعتی عہدیداروں اور نظام کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ عموماً تو خیال رکھا جاتا ہے لیکن بعض کے خلاف جو فیصلے ہوتے ہیں یا سفارش مجھے آتی ہے تو مَیں یہ تو نہیں کہتا کہ انتقام کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ ضرور بعض دفعہ ہوتا ہے کہ سفارش کرنے والے کا طبعاً رجحان سختی کی طرف ہوتا ہے اور بعض ضرورت سے زیادہ نرمی اور معافی کا رجحان رکھتے ہیں جس سے پھر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس نہ سزا دینا پسندیدہ ہے، نہ معاف کرنا قابل تعریف ہے۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور یہ اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب اصلاح مقصد ہو اور اس کے لئے متعلقہ محکموں کو چاہئے کہ وہ کوشش کریں چاہے وہ امور عامہ ہے یا قضا ہے کہ بڑی گہرائی میں جا کر سفارش اور فیصلے کرنے چاہئیں تا کہ وہ حقیقی نظام اور حالات ہم اپنے میں اور جماعت میں پیدا کر سکیں جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا اور مدد مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔ جب بھی کوئی فیصلہ ہو دعا کے ساتھ ہو اور پھر خلیفۂ وقت کے پاس سفارش ہونی چاہئے تا کہ ہر قسم کے بد اثرات سے وہ شخص بھی محفوظ رہے جس کے خلاف شکایت کی جارہی ہے اور نظام جماعت بھی محفوظ رہے اور وہ فیصلہ جماعت میں کسی بھی قسم کی بے چینی کا باعث نہ بنے۔

☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ نمبر 2

جلسے کی حد تک نہیں بلکہ ہمیشہ اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اِکائی پیدا کرنے کیلئے ہمیں عطا فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا احسان ہے کہ باوجود دنیا میں بہت تھوڑے ہونے کے، باوجود بہت ہی قلیل اور تھوڑے وسائل اور ذرائع ہونے کے ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس سے ہم چوبیس گھنٹے میں جب چاہیں اپنی روحانی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ دنیا کے پاس بہت مال ہے، بہت زیادہ وسائل ہیں، ذرائع ہیں لیکن کون سا ملک ہے اور کون سا مذہبی سربراہ ہے جس کا رابطہ اس کے ماننے والوں سے اتنے وسیع پیمانے پر اور دنیا میں ہر جگہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ اگر ہوگا تو تھوڑے سے وقت اور چند منٹ کے لئے اور ملک کے اندر ہوگا اور اگر کسی کا ملک سے باہر رابطہ ہے بھی تو چند منٹ کے لئے اور وہ بھی اس لئے نہیں کہ کسی کی بیعت میں ہیں یا اسے ماننے والے ہیں بلکہ صرف دنیا کی خبروں سے آگاہ ہونے کے لئے۔ یہ انعام صرف اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے۔ یہ معجزہ اور یہ نشان صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جس کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث نمبر 18596 عالم الکتب بیروت 1998ء) نہ صرف اُس خلافت کو قائم فرمایا بلکہ اس کے ذریعہ سے ایک جماعت قائم کر کے جو مغرب میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور مشرق میں بھی، شمال میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور جنوب میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔ جو افریقہ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی۔ یورپ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی۔ جو آسٹریلیا میں بھی ہے اور جزائر میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ایک لڑی میں پرو دیا اور آج خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایک وقت میں ہر جگہ گونج رہی ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جو آخرین کا حصہ بن کر اور آخرین میں شامل ہو کر اس وحدت کا حصہ بنے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس وقت مسیح الزمان کی بستی میں بیٹھ کر جہاں روحانی ماحول سے حصہ پا رہے ہیں وہاں باوجود فاصلے کی دُوری کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ غلام اور خلیفۂ وقت کی باتیں سن رہے ہیں اور پھر دنیا کے ہر کونے میں بیٹھا ہوا احمدی یہ باتیں سن رہا ہے۔ اس وقت کہیں دن ہے اور کہیں رات ہے۔ کہیں صبح ہے کہیں شام ہے۔ لیکن قادیان کی بستی کے نظارے سبھی لوگ کر رہے ہیں اور کچھ حد تک اس روحانی ماحول سے بھی فیض پا رہے ہیں جس سے اس وقت قادیان میں بیٹھے ہوئے شاملین جلسہ فیض پا رہے ہیں۔ کیسا وعدوں کا سچا ہمارا خدا ہے جو ہمیں اپنے وعدوں کو پورا ہوتا ہوا دکھا کر ہمارے ایمان اور یقین میں اضافہ فرما رہا ہے۔

پس یہ باتیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ اس خدا کے حکم پر بہ دل و جان عمل کرنے والے بن جائیں۔ اس کے حکموں پر ہر طرح سے عمل کرنے والے بن جائیں۔ یہی حقیقی شکر ہے جس کی ایک مومن سے توقع کی جا سکتی ہے ورنہ زبانی شکر تو کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ الحمد للہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اگر دنیا کی مخالفت مول لے کر ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے تو ہمیں اس کا حقیقی شکر بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔

آج سے 108 سال پہلے تقریباً ایک ایسی ہی تقریب قادیان میں ہو رہی تھی۔ یہی مہینہ تھا اور یہی دن تھے جب چند سو لوگ قادیان میں جمع تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں سنیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنیں۔ اس کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ وہ لوگ ہندوستان سے جمع ہوئے تھے۔ وہ چند سو لوگ تھے لیکن آج اِس وقت ہندوستان سے باہر دنیا کے تقریباً 43 ممالک سے سات آٹھ ہزار لوگ اُس بستی میں جمع ہیں جو قادیان کی بستی ہے اور مقصد وہی ہے اور یہی مقصد ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں سنیں۔ اسلام کی ترقی کے لئے کوششیں کریں اور دعائیں کریں۔ اپنے ایمان و ایقان میں بڑھنے کے لئے دعائیں کریں۔ مسیح موعود کی بستی سے فیض اٹھائیں لیکن ایک فرق ہے اور یہ بہت بڑا فرق ہے۔ 108 سال پرانی مجلس میں اُس وقت مجلس کی رونق خود مسیح الزمان تھے۔ اللہ تعالیٰ کا وہ فرستادہ تھا جو دلوں کی صفائی کر رہا تھا۔ ان غریب لوگوں کو بتا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ یقیناً ہمارے ساتھ ہے اور وہ وقت آنے والا ہے جب قادیان کی بستی دنیا میں جانی جائے گی۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کی باتیں کس سچائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے ان لوگوں کو بتایا کہ تم میں سے ہر ایک احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔ آپ نے مخالفین کی مخالفت کو بھی خدا تعالیٰ کا معجزہ قرار دیا۔ آپ نے وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو فرمایا کہ:

”دیکھو اوّل اللہ جلّ شانہٗ کا شکر ہے کہ آپ صاحبوں کے دلوں کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اس بات کے کہ ہزاروں مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب میں لگے رہے اور ہمیں دجال اور کافر کہتے رہے آپ کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کا موقع دیا“۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 23۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ان چند سو غریب لیکن اللہ تعالیٰ کے شکر گزار اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے والے لوگوں کی دعائیں آج آپ کو ترقی کے یہ نظارے دکھا رہی ہیں۔

اِس وقت بھی قادیان میں جلسہ میں شامل ہونے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کا دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ روس سے بھی اور عرب ممالک سے بھی اور افریقہ سے بھی جن کو احمدیت میں داخل ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اسی طرح اور ملکوں سے بھی احمدی قادیان آئے ہوئے ہیں جن کو احمدیت میں شامل ہوئے کچھ عرصہ ہی ہوا ہے۔ اور سب یہ جانتے ہیں کہ اب صرف ہندوستان تک ہی یہ بات محدود نہیں بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں جہاں مسلمان نام نہاد علماء پہنچ سکتے ہیں احمدیت کی مخالفت ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ دنیا میں عربوں کے ذریعہ سے اسلام پھیلا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دین کی فراست عطا کی ہوئی تھی لیکن آج جب احمدیت کا سوال آتا ہے تو یہ لوگ قرآن کریم کی تعلیم بھی بھول جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اور تعلیم بھی بھول جاتے ہیں۔ ان کی فراست پر بھی تالے پڑ جاتے ہیں اور صرف ایک چیز کی رَٹ لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کذّاب تھے، جھوٹے تھے کیونکہ ہندوستان اور پاکستان کے نام نہاد علماء یہ کہتے ہیں۔ حقیقت میں اب ہندوستان کے مولوی ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مولوی یہ فتوے دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود سعید روحیں احمدیت اور حقیقی اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ عربوں میں سے بھی ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اِس وقت عرب بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان عربوں کا اب کام ہے کہ وہی علم اور وہی فراست دوبارہ اپنے اندر قائم کریں اور آج مسیح موعود کے پیغام کو تمام عرب دنیا میں پھیلا دیں۔

آپ علیہ السلام نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:

”یہ بھی اللہ جل شانہٗ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے“۔ یہ 1907ء کی بات ہے جب آپ نے فرمایا کہ ”میرے خیال میں اِس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور یہ بڑا معجزہ ہے کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کیلئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے“۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 24۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہر وہ شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ کس طرح مولوی ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ اِس وقت قادیان میں افریقہ سے آئے ہوئے احمدی بھی جلسے میں موجود ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کس طرح احمدیوں کو احمدیت سے متنفر کرنے کے لئے مولوی زور لگاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہ معجزہ دکھاتا ہے کہ نہ صرف خائب و خاسر ہو کر وہاں سے نکلتے ہیں۔ اس مخالفت کے لئے جہاں بھی پہنچتے ہیں وہاں کئی جگہ جب ہمارے مربیان اور معلمین جاتے ہیں تو لوگ سچائی کے پیغام کو سن کر قبول کرتے ہیں اور مولوی جتنا بھی زور لگالیں ان کی کوئی نہیں سنتا اور ذلیل و رسوا ہو کر وہاں سے نکلتے ہیں۔ ہمیشہ یہ ہوا ہے کہ جہاں بھی ہمارے مبلغین پہنچے، ہمارے معلمین پہنچے کچھ عرصہ کے بعد مولوی بھی وہاں پہنچ گئے۔ احمدیت کے بارے میں ان لوگوں کو جھوٹی باتیں کر کے حق سے پھیرنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا مولوی ہمیشہ ناکامی کا منہ ہی دیکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُس زمانے میں جب آپ یہ فرما رہے ہیں، فرمایا کہ جماعت کی تعداد چار لاکھ کے قریب ہے۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے جو جاری تائیدی نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں اس کے نتیجہ میں کئی افریقن ممالک ہیں جن میں سال میں ہی لاکھ لاکھ لوگ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو یعنی مخالفین کو سمجھ نہیں آتی کہ ہماری مخالفت کے باوجود یہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے تو کیوں؟ کیا اللہ تعالیٰ جھوٹے کا ساتھ دے رہا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان مولویوں کی مخالفت کا ذکر فرماتے ہوئے، اس کی حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”جانتے ہو کہ اس میں (یعنی مخالفت میں) کیا حکمت ہے؟“ فرمایا کہ ”حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اس کے مخالف اور مکذّب آخر کار بڑی حسرت سے مرتے ہیں“۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 24۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو یہ حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخالفین کو مارنا چاہتا ہے۔ پس یہ لوگ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود حسرت کی موت مر رہے ہیں۔ ایسے کئی واقعات روزانہ میرے سامنے آتے ہیں کہ مولوی ہمیں ختم کرنے کی حسرت لئے اس دنیا سے رخصت ہو گیا، یا ہمارا فلاں مخالف ہمیں ختم کرنے کی اور ہماری تباہی دیکھنے کی حسرت لئے اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور یہ سلسلہ بڑی شان سے نہ صرف قائم و دائم ہے بلکہ ہر روز جماعت احمدیہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

پس مَیں دوسرے مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ سوچیں اور خدا تعالیٰ سے لڑائی مول لینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آواز پر غور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1907ء کے اپنے جلسے کے خطاب میں اس بارے میں مزید فرمایا کہ:

”خدا تعالیٰ کے ارادہ کو جو درحقیقت اُس کی طرف سے ہے کوئی بھی روک نہیں سکتا اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششیں کرے اور ہزاروں منصوبے سوچے مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جس کو وہ بڑھانا چاہتا ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اگر ان کی کوششوں سے وہ سلسلہ رُک جائے تو ماننا پڑے گا کہ روکنے والا خدا پر غالب آ گیا۔ حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آ سکتا“۔ پھر فرمایا کہ: ”پھر ایک یہ معجزہ ہے کہ ان لوگوں کی بابت جو ہزاروں لاکھوں ہمارے پاس آتے رہتے ہیں اللہ جلّ شانہٗ نے براہین احمدیہ میں پہلے ہی سے خبر دے رکھی تھی...... اُس میں بہت سے اُسی زمانے کے الہام بھی درج ہیں“۔ فرمایا ”اسی کتاب براہین احمدیہ میں آنے والی مخلوق کی صاف طور پر پیشگوئی درج ہے“۔ (یعنی جو لوگ جماعت میں داخل ہوں گے ان کے بارے میں صاف طور پر پیشگوئی درج ہے) ”اور یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں بلکہ عظیم الشان پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے۔“ (عربی کے الہام ہیں)” يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ۔ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا۔ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ اِنِّيْ نَاصِرُكَ۔ اِنِّيْ حَافِظُكَ۔ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔“ فرمایا ”یہ اس کی عبارت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اِس وقت تُو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجھ پر آنے والا ہے کہ تُو تنہا نہیں رہے گا۔ فوج در فوج لوگ دُور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے“۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 25-24 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے تو اتنی حد تک بیان کیا یا وہاں لکھا ہوا اتنا ہے۔ تفصیلی ترجمہ ان الہامات کا یہ ہے کہ وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھ تک پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جبتک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ مَیں تیری مدد کروں گا۔ مَیں تیری حفاظت کروں گا۔ مَیں تجھے لوگوں کے لئے پیشرو بناؤں گا“۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بیان فرما رہے ہیں اُس وقت سات سو افراد جلسہ میں شامل ہوئے تھے

جہاں آپ نے ان الہامات کا ذکر فرمایا۔اس بارے میں گزشتہ خطبہ میں بھی مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تعداد کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ لگتا ہے اب ہماری واپسی کا وقت قریب ہے جو اتنی بڑی تعداد میں لوگ آج یہاں جمع ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تعداد کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ پیشگوئیاں جو 25 برس پہلے کی گئی تھیں اب کس شان سے پوری ہو رہی ہیں۔شاید کوئی اس وقت بھی کہتا ہو یا آج بھی کچھ لوگ کہہ رہے ہوں کہ پیشگوئیوں کے الفاظ تو بہت شاندار ہیں لیکن لوگ اُس وقت صرف چند سو تھے۔تو ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بتا رہے ہیں کہ سارا سال لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اور ہزاروں لوگ آتے ہیں۔ دوسرے اس کی شان کو اس نظر سے دیکھو جب یہ پیشگوئی کی گئی یا پیشگوئیاں کی گئیں تو قادیان کی اس چھوٹی سی بستی کو کوئی نہیں جانتا تھا اور پھر اس بستی میں ایک ایسا آدمی تھا جسے کوئی نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تیرے پاس دُور دُور سے لوگ آئیں گے۔ صرف لوگوں کے آنے کی خبر نہیں بلکہ اس کثرت سے آنے کی خبر ہے جس سے راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیرا ذکر بلند کرے گا۔ تجھے دنیا جانے گی اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اور پھر یہ بھی کہ میں تیری حفاظت کروں گا۔پس آپ نے اپنی زندگی میں ہزاروں لوگوں کو اپنے پاس آتے بھی دیکھا۔ لاکھوں لوگوں کو اپنی بیعت میں شامل ہوتے بھی دیکھا۔آپ کے خلاف ایک سے بڑھ کر ایک مقدمہ قائم ہوا جن میں سے بظاہر بریّت ناممکن تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے بری فرمایا۔آپ پر مختلف طریقوں سے حملے کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان کی بھی حفاظت کی اور آپ کی عزت بھی قائم فرمائی۔

آج ہم جب اس تناظر میں دیکھیں جو قادیان کی ابتدائی حالت تھی اور جو آپ کی اپنی پہچان تھی کہ کوئی نہیں جانتا تھا بلکہ قریبی لوگ بھی نہیں جانتے تھے اور پھر ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالیں تو آپ کی شان اور ان پیشگوئیوں کی صداقت اور بھی اُبھر کر سامنے آتی ہے۔

پاکستان ہندوستان کے علاوہ دنیا کے 42 ملکوں کے نمائندے بیٹھے اپنی اپنی زبان میں اس وقت جلسے کی کارروائی سن رہے ہیں۔ پس آپ میں سے ہر وہ شخص جو اس وقت قادیان کی بستی میں بیٹھا جلسے میں شامل ہے، یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ ہر شخص آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس وقت اپنے سامنے بیٹھے ہوئے چند سو لوگوں کو فرمایا تھا جو زیادہ سے زیادہ ہندوستان کے کسی دُور کے علاقے سے آئے ہوں گے کہ ”تم میں سے تقریباً سب کے سب ہی اس گاؤں سے ناواقف تھے۔اب بتلاؤ کہ آج سے پچیس چھبیس برس پیشتر“ (جب براہین احمدیہ لکھی گئی تھی) ”اپنی تنہائی اور گمنامی کے زمانہ میں کوئی کس طرح دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھ پر ایک زمانہ آنے والا ہے جبکہ ہزارہا لوگ میرے پاس آئیں گے......اور مَیں دنیا بھر میں عزت کے ساتھ مشہور کیا جاؤں گا“۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 26۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج آپ جو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں اس بات کے ثبوت ہیں کہ دنیا میں آپ یعنی مسیح موعود علیہ السلام مشہور ہوئے۔ آپ کی جماعت دنیا کے 207 یا 208 ملکوں میں قائم ہے۔بعض ملکوں میں آپ کے ماننے والے حکومتوں کے مشیر اور وزیر ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ یہ سب اس بات کی عظیم الشان دلیل ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور جو پیشگوئیاں آپ نے فرمائی ہیں وہ آپ کی خودساختہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر آپ نے بتائی ہیں جو پہلے بھی بڑی شان سے پوری ہوئیں اور اب بھی پوری ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنی شان دکھاتے ہوئے پوری ہوتی رہیں گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک لمبی نظم ہے۔اس کا ایک شعر ہے کہ

گر نہیں عرش معلّٰی سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

(کلام محمود صفحہ 114 شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

پس یہ آواز جو قادیان کی بے نام بستی سے اٹھی جس کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوئی، جس کی تائید کی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے خبر دی تھی آج دنیا کے ہر ملک میں گونج رہی ہے۔ یہ معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:
”دیکھو جتنے انبیاء آج سے پہلے گزر چکے ہیں انکے بہت سے معجزات تو نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ بعض کے پاس تو صرف ایک ہی معجزہ ہوتا تھا اور جس معجزہ کا مَیں نے بیان کیا ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو ہر ایک پہلو سے ثابت ہے اور اگر کوئی نِرا ہٹ دھرم اور ضدّی نہ ہو گیا ہو تو اُسے میرا دعویٰ بہرصورت ماننا پڑتا ہے۔“
(ملفوظات جلد 10 صفحہ 26۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مگر جن کی آنکھوں پر پٹّیاں پڑ گئی ہوں انہیں روشنی کس طرح نظر آ سکتی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے تو بہرصورت بڑی شان سے پورے ہو رہے ہیں بعض دفعہ بعض لوگوں کو خود ان کی نیک فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پیغام پہنچا دیتا ہے اور ہزاروں لوگ اس طرح احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس وقت جبکہ آپؑ کو کوئی نہ جانتا تھا اور آپ خود بھی علیحدگی پسند اور دنیا سے الگ رہنا پسند کرتے تھے آپ کو فرمایا کہ میں تجھے لوگوں کے لئے امام بناؤں گا۔ کس شان سے پورا ہؤا اور ہو رہا ہے۔ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام بھی جاری فرمایا تو اس لئے کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کئے گئے وعدوں کا فیض جاری رہے۔

پس یہ سلسلہ جو پھل رہا ہے، پھول رہا ہے اور بڑھ رہا ہے اور خلافت احمدیہ کو تائیداتِ الٰہی حاصل ہو رہی ہیں تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود سے کئے گئے تمام وعدوں کو ایک شان سے پورا فرمانا ہے اور فرما رہا ہے۔ ایک طرف تو مخالفین احمدیت کی مخالفتیں ہیں لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے نظارے بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔

اس وقت مَیں چند واقعات بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے صرف دعوے اور باتیں ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر ہر لفظ کی اللہ تعالیٰ آج بھی تائید فرما رہا ہے، آج بھی انہیں پورا فرما رہا ہے۔

مالی افریقہ کا ایک دور دراز ملک ہے۔ آج سے ایک سو دس سال پہلے تو، خیر سو سال پہلے بھی نہیں، بلکہ نوّے سال پہلے بھی نہیں ہندوستان میں رہنے والا شاید ہی کوئی احمدی اس ملک کو جانتا ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ کیا کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانا ہے تو سامان بھی فرما دیئے اور 2012ء میں وہاں ہمارے ریڈیو سٹیشنوں کا آغاز ہوا اور تبلیغ شروع ہوئی۔ اسلام کی حقیقی تعلیم بتائی جانے لگی۔ لوگوں نے اسے سننا شروع کیا۔ لیکن بعض لوگ باوجود سعید فطرت ہونے کے اس بات سے جھجکتے تھے کہ جماعت میں شامل ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کیونکہ ان کی نیک فطرت کی وجہ سے چاہتا تھا کہ رہنمائی فرمائے اس لئے رہنمائی بھی فرمائی اور فرماتا ہے۔

ایسے ہی ایک دوست اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ ان کا نام لاسین (Lassine) صاحب ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ریڈیو احمدیہ سنتے تھے مگر بیعت کی طرف ذہن مائل نہ تھا۔ اسی دوران ایک روز دعا کے بعد آرام کی غرض سے لیٹے تو خواب میں کسی بزرگ کو دیکھا جو ایک راستے سے گزر رہے تھے۔ خواب میں ہی ان کو بتایا گیا کہ یہ احمدیوں کے خلیفہ ہیں جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ اس خواب کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اب میرے دل میں احمدیت کی صداقت سے متعلق کسی بھی قسم کا شک اور شبہ نہیں رہا ہے اور مَیں نے بیعت کر لی ہے۔ پس یہ ہیں نیک فطرت لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ہدایت کے طریق۔ جس پر وہ فضل کرنا چاہتا ہے کون ہے جو اسے روک سکتا ہے۔

پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ضدّی اور ہٹ دھرم نہ ہو گیا ہو تو اسے میرا دعویٰ ماننا پڑتا ہے۔ آجکل کے مولوی اس زُمرہ میں ہی آتے ہیں جو ضدی بھی ہیں اور اگر سب نہیں تو اکثریت ان کی ہٹ دھرم بھی ہے۔ ان کو اپنے منبر کی فکر ہے اور اس لئے ضدی اور ہٹ دھرم ہو چکے ہیں۔ اور اس قسم کے علماء اِلّا ماشاء اللہ ہر جگہ نظر آتے ہیں۔

ہمارے مبلغ انچارج سینیگال نے ایک ایسے ہی مولوی کے بارے میں بتایا۔ کہتے ہیں کہ تمباکونڈا (Tambacounda) ریجن کے ایک گاؤں کے مولوی جو جماعت کے بہت مخالف ہیں اسسٹنٹ کمشنر کے پاس گئے کہ احمدی لوگ مسلمان نہیں ہیں ان سے پرہیز کیا کریں۔ چنانچہ موصوف جماعت سے پرہیز کرنے لگے۔ پہلے وہ تھوڑے بہت واقف تھے۔ اور جماعت کے کسی بھی فنکشن میں شامل نہ ہوتے اور بہانہ کرتے کہ یہ مجبوری ہو گئی، وہ مجبوری تھی بلکہ بسا اوقات تُرشی سے بھی پیش آتے۔ ان کی اس عادت کی وجہ سے لوگوں کا رجحان جماعت کی طرف اور زیادہ ہو گیا اور 67 سرکردہ افراد احمدیت میں داخل ہو گئے۔ لوگوں کو احمدی ہوتے دیکھ کر مولوی کو پھر زیادہ فکر ہوئی اور ریجن کی خفیہ پولیس کے ڈائریکٹر کے پاس چلا گیا اور اس کو جماعت کے خلاف اکسانے لگا۔ ان دنوں میں کیونکہ ساتھ والے ملک مالی میں terrorism کے واقعات ہو رہے تھے اور اس کے بعد حکومت ان معاملات میں کافی حسّاس ہو چکی تھی اور ہر طرف نظر رکھی جا رہی تھی۔ چنانچہ خفیہ پولیس کے ڈائریکٹر کو جب ہمارا بتایا گیا اور جھوٹی خبر دی گئی کہ احمدی terrorist ہیں تو خفیہ پولیس کے ڈائریکٹر نے تحقیق کے لئے تین افسر بھیجے کہ تحقیق کرو اور پتا لگے۔ یہ تینوں افسر جب آئے۔ جماعت کے بارے میں تحقیق کرنے لگے۔ تعلیم کا پتا کیا اور حقیقت ان کے علم میں آئی تو یہ تینوں افسران بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

مولویوں کے منصوبے کا ایک اور واقعہ دیکھیں اور ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید کا نظارہ بھی نظر آتا ہے۔ مولوی چاہتے ہیں کہ پابندی قائم کر دیں۔ احمدیت کی تبلیغ کو روکنے والے بن جائیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کے منصوبے ان پر الٹا دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید کے نشان دکھاتا ہے۔

بورکینا فاسو کے ہمارے مبلغ ہیں یہ کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کنگورا (Kangoura) ہے۔ وہاں تبلیغ کی غرض سے گئے۔ یہ جگہ دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ وہاں مختلف قبیلے ہیں اور زبان کے لحاظ سے ایک قبیلہ میں جُولا (Jula) زبان بولی جاتی ہے اور دوسرا سینُوفو (Senufo) زبان بولتا ہے۔ کہتے ہیں ہم سینفو زبان والے محلے میں چلے گئے اور دوسرے محلے کے لوگوں کو بھی دعوت دی۔ جُولا زبان بولنے والے احمدیوں کے سخت دشمن تھے۔ دوسرے محلے میں اس لئے گئے کہ جُولا والے احمدیت کی بڑی مخالفت کرتے تھے۔ مولوی کے زیر اثر تھے اور جماعت کا نام بھی نہیں سننا چاہتے تھے۔ وہاں ان کا ایک مدرسہ بھی ہے۔ ان کے بڑے امام نے اپنے نائب امام کو بھیجا کہ یہ جُولا علاقے میں احمدیت کی تبلیغ کرنے کے لئے گئے ہیں جاؤ ان کی تبلیغ سنو۔ یہ نہ ہو کہ احمدی اپنی تبلیغ سے اس پورے محلے اور علاقے کو احمدی کر لیں۔ چنانچہ اس نائب امام نے منصوبہ بنایا کہ جب احمدی مبلغ تبلیغ کرنا شروع کرے گا تو وہاں ان کے جو چھوٹے چھوٹے گھر بنے ہوتے ہیں، جھونپڑیاں، ان میں سے ایک کو آگ لگا دیں گے اور شور مچا دیں گے کہ آگ لگ گئی ہے۔ پھر ہم سب دوڑ پڑیں گے اور اس طرح تبلیغ رک جائے گی اور سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ ان کا احمدیوں کی تبلیغ کا جو منصوبہ ہے وہ فنکشن ختم ہو جائے گا۔ آخر انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس وقت سارے لوگ منتشر ہو گئے۔ ہمارے مبلغین کہتے ہیں کہ ہم نے ساری رات پھر اسی گاؤں میں گزاری۔ تبلیغ تو کر نہیں سکتے تھے۔ ایک تدبیر انہوں نے کی تھی اور دوسری تدبیر خدا تعالیٰ نے کی۔ وہ کس طرح؟ کہتے ہیں کہ صبح ہی صبح نماز کے بعد اس محلہ کے تمام لوگ دوبارہ جمع ہو گئے اور ہم نے ان کو تبلیغ کی۔ یہ لوگ فطرت کے نیک تھے۔ اس بات کو بھی سمجھ گئے کہ ساتھ والے محلے نے شرارت کی ہے۔ چنانچہ

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع، حدیث نمبر: 877)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر 22333)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

ہماری تبلیغ سن کر ان نیک فطرت لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ہم جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت صبح کی تبلیغ سے 128 افراد نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے والے کی دعا کو سن کر کس طرح ان کے ایمان کو بڑھاتا ہے اور کس طرح اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارا تعلق زندہ خدا سے جوڑنے آیا ہوں۔اس بارے میں مَیں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

یہ بینن کا واقعہ ہے۔مبلغ لکھتے ہیں کہ ہماری ریجن کی ایک جماعت ہے اس کے صدر قدوس صاحب ہیں۔وہ صرف اس وجہ سے جماعت میں داخل ہوئے تھے کہ جماعت کا دعویٰ ہے کہ اسلام کا خدا آج بھی دعائیں سنتا ہے۔چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں کہ یکم اپریل 2015ء کو میری اہلیہ کی ڈیلیوری کا وقت آ گیا۔بچے کی پیدائش تھی۔میں نے اس موقع کے لئے جو مالی انتظامات کئے ہوئے تھے، جو پیسوں کا، رقم کا انتظام کیا ہوا تھا ان سے لوکل ہسپتال میں علاج شروع کروایا مگر زچگی کی دردیں ہونے کے باوجود بچے کی پیدائش مشکل ہوگئی۔ہسپتال والوں نے کچھ دیر رکھ کر کہا کہ اب ماں کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے اور اس کا بڑا آپریشن ہوگا جس کی سہولت ہمارے پاس نہیں ہے۔آپ کسی دوسرے ہسپتال میں لے جائیں۔یہ سن کر کہتے ہیں مَیں سخت پریشان ہوا کہ جو کچھ تھا وہ تو سب مَیں نے خرچ کر دیا۔رقم میرے پاس تھوڑی تھی یا جتنی بھی تھی اس خرچے کے لئے تھی۔بہر حال کہتے ہیں میں دوسرے ہسپتال جانے کے لئے ٹیکسی لے کر روانہ ہوا۔اللہ کے حضور دعائیں کرنے لگا کہ اے اللہ! میں تو اس جماعت سے تعلق رکھتا ہوں جس کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور مشکل کشا ہے۔کہتے ہیں کہ مَیں بیوی کو جب بڑے ہسپتال لے کر پہنچا تو ابھی ڈاکٹروں نے کوئی دوا بھی نہیں دی تھی کہ بچے کی نارمل طریق پر پیدائش ہوگئی۔کہتے ہیں یہ میرے لئے زندہ خدا کے موجود ہونے اور جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک غیر معمولی واقعہ ہے اور اس سے کہتے ہیں میرے ایمان میں اور بھی ترقی ہوئی۔اللہ تعالیٰ اس طرح بھی ایمانوں کو ترقی دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ ایمان پختہ ہو تو آج بھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے۔کسی مولوی کے پاس جانے کی یا کسی پیر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے ساتھ جڑ جاؤ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی پیروی کرو تو خدا تعالیٰ خود ملتا ہے اور نشان دکھاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جس کے حق میں فیصلہ کر دے کہ اسے ہدایت دینی ہے تو عجیب رنگ میں پھر اس کی ہدایت کے سامان بھی کرتا ہے۔اس بارے میں امیر صاحب فرانس ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ سلیم تورے صاحب ایک احمدی ہیں۔انہوں نے سات سال پہلے بیعت کی تھی لیکن ان کی بیوی احمدی نہیں ہوئی تھی اور مذہبی طور پر کٹر تھی۔ بیک گراؤنڈ مسلمان تھی۔ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔اس عورت نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا کرے تو میں بیعت کر لوں گی۔جب انہوں نے مجھے لکھا یا شاید زبانی کہا جب ملے تو میں نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ پابند تو نہیں ہے۔مَیں نے ان کو لکھ کے بھی بھیجا تھا کہ اللہ تعالیٰ پابند تو نہیں ہے۔بہر حال دعا ہے۔اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو بھی اس طرح پورا فرمایا کہ چند دنوں کے بعد ان کی اہلیہ امید سے ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹا بھی عطا فرما دیا۔اس کے بعد سے موصوفہ نے بیعت کر لی۔اپنے بیٹے کا نام بھی بشیر الدین محمود احمد رکھا۔پس ہر دعا جو قبول ہوتی ہے، ہر بات جو اللہ تعالیٰ پوری فرماتا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ایمان اور یقین میں کس طرح اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اس کی ایک مثال سامنے رکھتا ہوں۔آئیوری کوسٹ کے معلم بیان کرتے ہیں۔غازی پور ایک جگہ ہے وہاں کی مسجد میں ایک دن نماز جمعہ کے بعد ایک خاتون نے بیعت کی اور باقاعدگی کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرنے لگ گئی۔ان کا خاوند مسلمان نہیں تھا۔وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن میں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ سچ ہے کہ مسیح موعود تشریف لا چکے ہیں اور جماعت احمدیہ ہی ان کی جماعت ہے تو ان کے صدقے میرے خاوند کو بھی قبول احمدیت کی توفیق دے۔وہ خاتون کہتی ہیں کہ مَیں تو پہلے ہی احمدی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت مجھ پر مزید کھول دی کیونکہ اگلے ہی روز میرے خاوند صبح صبح مشن ہاؤس آئے اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ نومبائعین کے ازدیاد ایمان کے لئے کیسے نشان دکھاتا ہے۔ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔برکینا فاسو کی ریجن ٹنکو دوگو (Tenko Dogo) ہے۔مشنری کہتے ہیں کہ یہاں ہماری ایک جماعت ہے اس میں ایک بہت ہی مخلص خاندان احمدیت میں داخل ہوا اور احمدیت کے ساتھ وابستگی اور اخلاص میں غیر معمولی ترقی کی۔اس خاندان کی اپنے محلے میں شدید مخالفت بھی ہوئی۔اس خاندان کی خاتون گوبا بوئیما صاحبہ نے بتایا کہ ایک دن ایک شخص انکے گھر میں آیا اور انہیں سخت برا بھلا کہا اور گالیاں بھی دیں اور کہنے لگا کہ تم سب لوگ اندھے ہو جنہوں نے جھوٹ کو گلے لگا لیا ہے۔اس لئے فوراً جماعت کو چھوڑ دو۔وہ یہ کہہ کر چلا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ چند ماہ کے اندر یہ شخص اپنی جوانی کی حالت میں آنکھوں کی بیماری میں مبتلا ہو کر اندھا ہوگیا۔

اسی طرح ایک روز ایک مخالف مُلّاں کہنے لگا کہ آپ لوگوں کا امام مہدی تو جیل میں فوت ہوا ہے۔(یہ) ایک نیا الزام (ہے)۔کیا ایسا شخص بھی خدا کا امام ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تجھے امام بنایا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ایسا شخص امام ہوسکتا ہے۔یہ خاتون کہتی ہیں کہ عجیب بات ہے کہ میں ابھی معلم صاحب کے پاس اس بات کا جواب لینے نہ جا پائی تھی کہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ جس شخص نے یہ بات کی تھی وہ ایک جرم میں پکڑا گیا اور اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا۔تو یہ نشانات ہیں جو اس نومبائع خاندان کے لئے جہاں ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے وہاں اس علاقے میں دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بھی بنے۔اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ بندے کے کاروبار ہیں۔

غرض کہ بیشمار ایسے واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو لوگوں کے ایمان میں ترقی کا ذریعہ بناتے ہیں۔انہیں آپ علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنے والا بناتے ہیں۔دعاؤں کی قبولیت پر یقین میں بڑھاتے ہیں۔خلافت احمدیہ سے پختہ تعلق پیدا کرنے والا بناتے ہیں۔مخالفین کے عبرتناک انجام سے ان کی حقیقت ظاہر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے اَور نظارے دکھاتے ہیں۔قادیان کی بستی سے اٹھی ہوئی آواز جیسا کہ مَیں نے کہا اس وقت دنیا کے 208 یا 209 ممالک میں گونج رہی ہے۔ہر وہ شخص جو دنیا کے کسی بھی کونے سے آیا ہے اور جلسہ سالانہ میں شامل ہے جس میں روسی بھی شامل ہیں، عرب بھی شامل ہیں، افریقن بھی ہیں یورپین بھی ہیں اور انڈونیشین بھی ہیں یہ سب لوگ جو ہیں، جو وہاں اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں یہ آپ کی دعاؤں کی قبولیت کی دلیل ہیں۔آپ کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے قادیان کی چمک دنیا کو دکھلا دی ہے۔یہ چھوٹی سی بستی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل ہی شہرۂ عالَم بنی ہوئی ہے۔

آج یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بن چکی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام، مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ وابستہ ہو کر ہی اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرایا جا سکتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جڑ کر ہی دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لایا جاسکتا ہے۔پس اس کے لئے ہر احمدی کو اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جو ان مخالفین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا اور اُسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جبتک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا۔مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔اے بندگانِ خدا! کچھ تو سوچو۔کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے“؟۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 554)

اللہ تعالیٰ عامّۃ المسلمین کے سینے کھولے اور وہ فتنہ پرداز مولویوں کے پیچھے چلنے کی بجائے زمانے کے امام کی آواز کو سنیں اور آپ علیہ السلام کے ساتھ جڑ کر اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کرنے والا بنائے اور ہم دنیا کی اکثریت کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آیا ہوا دیکھ لیں۔اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بنگلہ دیش میں جو مسجد پر حملہ ہوا وہ بھی اسلام کے نام پر قائم ایک تنظیم نے کیا تھا۔پولیس کے مطابق وہ خودکُش حملہ آور جتنے بم لے کر آیا تھا اگر وہ سارے پھٹ جاتے تو مسجد میں ایک شخص بھی نہ بچتا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی تدبیر کی کہ وہ شخص خود ہلاک ہوگیا اور تین آدمی معمولی زخمی ہوئے۔اب حالات ایسے نہیں ہیں کہ اس طرح Relax ہوکر ہر جگہ بیٹھا جائے۔اللہ تعالیٰ نے وہاں فضل فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی مَیں جماعت کی انتظامیہ کو بھی دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ دنیا میں ہر جگہ حفاظت کا انتظام صحیح طرح کیا کریں اور لاپرواہی نہ برتا کریں۔ہمارے پہلے احمدی بھائی جو روس میں شہید ہوئے ہیں ان کو بھی ایک دہشت گرد تنظیم نے شہید کیا ہے۔جیسا کہ مَیں پہلے بتا بھی چکا ہوں، بہر حال ہر احمدی کو بہت زیادہ دعاؤں پر بھی زور دینے کی ضرورت ہے اور ہر جگہ کی انتظامیہ کو بہت زیادہ احتیاط کرنے کی بھی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور جلسے میں شامل ہونے والے جتنے بھی ہیں وہ جلسے کے فیض سے صحیح فیض پانے والے ہوں اور خیریت سے اللہ تعالیٰ سب کو اپنے گھروں میں بھی لے کر جائے۔

اس کے بعد دعا ہوگی۔ہم دعا کریں گے لیکن اس سے پہلے مَیں حاضری بتا دوں۔

اس وقت قادیان میں رجسٹریشن کا جو شعبہ ہے اس کے مطابق 19134 افراد شامل ہوئے ہیں اور چوالیس (44) ممالک شامل ہیں۔یہاں بھی اللہ کے فضل سے 5340 افراد اِس وقت بیٹھے لندن سے جلسہ سن رہے ہیں۔اب دعا کر لیں۔(دعا)

☆......☆......☆

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

## منقولات

# اب ہم دائمی تباہی کے دہانہ تک پہنچ چکے ہیں

## مدارس میں اسلام کے نام پر زہریلا اور مسموم سبق پڑھایا جاتا ہے

## ہماری ریاست نے دہشت گردوں کے لئے سازگار ماحول پیدا کیا ہے اور ان کے پھلنے پھولنے کے لئے زرخیز زمین مہیا کی ہے

BY IRFAN HUSAIN DAWN

Karachi 23-1-2016

# Path to perdition

THE latest terrorist attack at Bacha Khan University in Charsadda is one more bloody event in a seemingly unending campaign against innocent young Pakistanis.

But we have seen so many of these horrifying assaults by crazed militants that they now merge into a single blur of pure evil. However, every once in a while, a particular incident remains stuck in the memory, not necessarily for the numbers slaughtered, but for the sheer horror it provokes.

For me, the murderous attack on Malala Yousafzai was one such event. Here was a 14-year-old schoolgirl shot in the head and almost killed for claiming her right to an education. Pakistan — and the whole world — was stunned by the sheer brutality of the act. It is entirely fitting that she has become an international symbol respected for her eloquence and determination.

The attack on the Army Public School in Peshawar that ended in over 140 victims — most of them children — was another tipping point. The sheer viciousness of the assault caused such outrage that weak and vacillating politicians were finally forced off the fence and supported tough military action against the killers and their ilk. Operation Zarb-i-Azb has massive support among the public, and has caused significant losses among enemy ranks.

While condemning this wave of terror, it would be good to remember that it has not taken place in a vacuum. The state has created the space and the environment for extremism to thrive and put down roots in our fertile soil. Many terrorist groups operating today were created and fostered by our intelligence agencies to further their domestic and external agendas.

More importantly, the state has allowed madressahs to multiply across the country. Many of them teach the virulent version of Islam that is practised in Saudi Arabia and exported by the country's royal family across the Muslim world. Few impart any knowledge or skills that could be useful in today's fast-changing world.

Clerics and religious parties have acquired political power far out of proportion to the number of votes they win, or the seats they have in parliament. As a result, they have pushed through retrograde curricula that teach students to hate those who do not follow their faith.

Even though much of this evil raised its head during Zia's monstrous rule, the dictator's civilian and military successors have done little to change the disastrous course he put the country on. Lenin once advised his cadres thus: "Probe with a bayonet: if you meet steel, stop. If you meet mush, push." In Pakistan, the clergy has almost always encountered mush.

This brings us to the third tipping point on our path to perdition. When a boy slices off his own hand because of his fear of the consequences of a charge of blasphemy, what does it say about the state of the nation? When 15-year-old Anwar mistakenly put his hand up when the mosque imam, Shabbir Ahmed, asked for those who did not love the Prophet (PBUH) to raise their hands, he was immediately accused of blasphemy.

Knowing the bloody fate of those against whom a similar charge had been made, the teenager rushed home and chopped his hand off with a scythe, and reportedly presented it to the imam on a plate. What is worse than this horrific act is the admiration it has evoked. The boy's piety is being praised, and his parents are filled with pride.

The imam was arrested but then released when nobody pressed charges. However, when the story made headlines around the world, Shabbir Ahmed was re-arrested. I have little doubt he will soon be released and made a hero, just as Mumtaz Qadri, Salmaan Taseer's killer has been elevated to sainthood.

Little has been done to change Zia's disastrous course.

So rather than wring our hands and weep crocodile tears every time such horror stories play out, we need to think about the environment that places perpetrators on pedestals. In Qadri's case, it was lawyers who showered him with rose petals when he appeared in court. These people are supposed to be the most highly educated group in Pakistan, so if they cheer a murderer, what does that say about our society?

In several chilling terrorist attacks, highly educated young men have been arrested and confessed their guilt. So the argument that education would eliminate extremist violence is highly questionable. The truth is that our classrooms, far from being places of learning and questioning, have mostly become centres of spreading hatred and ignorance. And our madressahs and mosques are now often platforms for extremism.

Until we are willing to confront these unpleasant truths, things will only get worse. Many opinion polls have shown the increasingly fundamentalist mindset of young Pakistanis. As teaching standards continue to fall, and TV channels go on churning out programmes based on irrational nonsense, we can expect society to be defined more by religiosity than reason.

The result? More heads and hands will be chopped off. ■

irfan.husain@gmail.com

### دائمی تباہی کا راستہ

چارسدہ کی باچہ خاں یونیورسٹی پر دہشت گردوں کا حالیہ حملہ معصوم پاکستانی نوجوانوں پر ہونے والے خونی حملوں کے لامتناہی سلسلہ کی ایک اور کڑی ہے، لیکن ہم ان وحشی دیوانے دہشت گردوں کے اس قدر زیادہ ہولناک واقعات کا سامنا کر چکے ہیں کہ یہ سب خونی واقعات ہمیں ایک ہی شیطانی واقعہ کی کڑی نظر آتے ہیں۔

تاہم ہر چند لمحات کے بعد ایک خاص واقعہ میرے دل میں لرزہ طاری کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ اُس میں کوئی زیادہ خونریزی ہوئی تھی بلکہ صرف اُسکی یاد ہی مجھے خوفزدہ کر دیتی ہے۔ میری زندگی میں میرے لئے ملالہ یوسف زئی پر قاتلانہ حملہ ایسا ہی ایک واقعہ تھا۔ ایک چودہ سالہ معصوم بچی کے سر میں صرف اس لئے گولی ماردی گئی کہ وہ صرف تعلیم حاصل کرنے کا حق مانگتی تھی۔

نہ صرف پاکستان بلکہ ساری دنیا اس کھلی کھلی دہشت گردی پر حیران و پریشان رہ گئی اور یہی وجہ ہے کہ ملالہ یوسف زئی اپنی فصاحت و بلاغت اور مصمم ارادہ کی وجہ سے بین الاقوامی طور پر عزت کا نشان بن گئی۔

آرمی پبلک سکول پشاور، جس میں 140 لوگ شہید ہوگئے اور ان میں زیادہ تر بچے تھے، اس پر حملہ بھی ایک اور فیصلہ کن گھڑی تھی۔ محض اس حملہ کی شرانگیزی اور شیطنت کے نتیجہ میں اس قدر غصہ پیدا ہوگیا جس نے کمزور کم ہمت اور کم حوصلہ سیاست دانوں کو بھی مجبور کر دیا کہ وہ ان ظالم قاتلوں اور ان کے ساتھیوں کے خلاف سخت ترین فوجی ایکشن کا فیصلہ کریں۔ آپریشن ضربِ عضب کو بھرپور عوامی حمایت حاصل ہے اور اس کے نتیجہ میں خاصی تعداد میں فوجی جوان شہید بھی ہوئے ہیں لیکن دشمنوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

دہشت گردی کے ان واقعات کی مذمت کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ واقعات خلا میں یونہی رونما نہیں ہو رہے۔ خود ہماری ریاست نے ان دہشت گردوں کے لئے سازگار ماحول پیدا کیا ہے اور ان کے پھلنے پھولنے کے لئے زرخیز زمین مہیا کی ہے۔

ان میں سے بیشتر گروہوں کو ہماری انٹیلی جنس ایجنسیوں نے اپنے اپنے اندرونی اور بیرونی ایجنڈا کی تکمیل کی خاطر خود پروان چڑھایا۔ یاد رکھنے کی ضروری بات یہ ہے کہ خود ریاست کی سرپرستی اور اجازت سے ملک کے طول و عرض میں مدارس قائم ہوگئے۔ جہاں اکثر اسلام کے نام پر وہ زہریلا اور مسموم سبق پڑھایا جاتا ہے جو سعودی عرب کے شاہی خاندان کے ایما پر دوسرے مسلمان ممالک کو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔ بہت کم ایسے مدارس ہیں جہاں موجودہ زمانہ کے مناسب حال تعلیم اور ہنر سکھائے جاتے ہیں۔ ملّا حضرات اور مذہبی پارٹیوں نے غیر معمولی طاقت اور اثر و رسوخ حاصل کر لیا ہے۔ پارلیمنٹ میں اُن کی جس قدر سیٹیں ہیں یا انہیں جتنے ووٹ حاصل ہوتے ہیں اُس کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ مدارس کے طلبا کو نفرت انگیز تعلیم دیتے ہیں جس کے نتیجہ میں دوسرے مسالک کے طلبہ سے نفرت کرنا سکھایا جاتا ہے۔

اگرچہ اس برائی نے جنرل ضیاء الحق کے دور میں سر اُٹھایا تھا مگر اس جرنیل کے سیاسی اور فوجی جانشینوں نے اس برائی کے خاتمہ کے لئے ذرّہ برابر کوشش نہیں کی کہ قوم اس تباہی کے راستہ پر نہ چلے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب ہم دائمی تباہی کے دہانہ تک پہنچ چکے ہیں۔

جب ایک بچہ ''توہین رسالت'' کے الزام کے نتیجہ میں ملنے والی سزا کے خوف سے اپنا ہی ہاتھ کاٹ ڈالتا ہے تو ایسے معاشرہ کی ذہنی حالت کے بارہ میں آپ کیا کہیں گے۔ جب مسجد کے امام شبیر احمد نے بچوں سے سوال کیا کہ جو حضرت محمدؐ سے محبت نہیں کرتا وہ ہاتھ کھڑا کرے۔ پندرہ سالہ انور نے غلطی اور نادانی سے ہاتھ کھڑا کر دیا۔ اور فوراً اُس پر توہین رسالت کا الزام لگا دیا گیا۔ اس کی آنکھوں میں اُن لوگوں کا انجام گھوم گیا جن پر اس سے پہلے ایسا الزام لگ چکا ہے۔ وہ فوراً اپنے گھر کی طرف بھاگا۔ درانتی سے ہاتھ کاٹ ڈالا اور خبروں کے مطابق پلیٹ میں رکھ کر اپنا ہاتھ امام صاحب کے سامنے رکھ دیا۔

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ اس واقعہ کی تحسین و تعریف کی جارہی ہے اور بچے کے والدین اس بات پر خوش ہیں اور ان کا سر فخر سے بلند ہوگیا ہے۔ امام کو گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن جب کسی نے بھی اس کے خلاف شکایت درج نہیں کروائی تو اسے فوراً چھوڑ دیا گیا۔ لیکن جب ساری دنیا میں یہ واقعہ اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا تو اسے دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جلد ہی رہا کر دیا جائے گا اور سلمان تاثیر کے قاتل ممتاز قادری کی طرح ہیرو بن جائے گا۔ جس طرح ممتاز قادری کو ایک ولی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ ایسے ہر خوفناک واقعہ کے بعد ہاتھ ملنے اور مگرمچھ کے آنسو بہانے کی بجائے ہمیں اس ماحول کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ جب ایسے ظالموں اور مجرموں کو بلند مرتبہ پر بٹھا دیا جاتا ہے۔

جب ممتاز قادری کو عدالت میں پیش کیا گیا تو یہ وکیل ہی تھے جنہوں نے اُس پر پھول نچھاور کئے۔ وکلاء حضرات کا شمار معاشرہ کے سب سے زیادہ پڑھے لکھے طبقہ میں ہوتا ہے۔ اگر یہی لوگ ایک قاتل کا استقبال تالیوں سے کرتے ہیں تو باقی معاشرہ سے آپ کیا امید رکھ سکتے ہیں۔

کئی لرزہ خیز دہشت انگیزی کے واقعات میں اعلیٰ ترین تعلیم یافتہ نوجوان گرفتار ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے جرائم کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اس طرح یہ بات بھی غلط ثابت ہو جاتی ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے نتیجہ میں دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔ سچائی تو یہی ہے کہ ہماری درسگاہیں علم کی روشنی پھیلانے کی بجائے نفرت اور جہالت کے مراکز بن گئی ہیں۔ اور ہمارے مدرسے اور مساجد اکثر اوقات تعصب پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔

جب تک ہم ان تلخ حقائق کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہونگے حالات مزید بگڑتے جائیں گے۔ عوامی رائے شماری کے کئی جائزوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ نوجوان پاکستانیوں میں مذہبی انتہاپسندی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

جب تک تعلیمی معیار گرتا رہے گا اور ٹی وی چینل بے معنی، غیر منطقی اور خلاف عقل پروگرام اسی طرح دکھاتے رہیں گے، مذہبی انتہا پسندی بڑھتی رہے گی۔ تحمل اور برداشت کا فقدان ہوتا رہے گا اور نتیجہ ظاہر ہے، مزید قتل ہوتے رہیں گے۔ مزید ہاتھ کٹتے رہیں گے۔

(مضمون: عرفان حسین) (ترجمہ: شریف احمد بانی، کراچی)


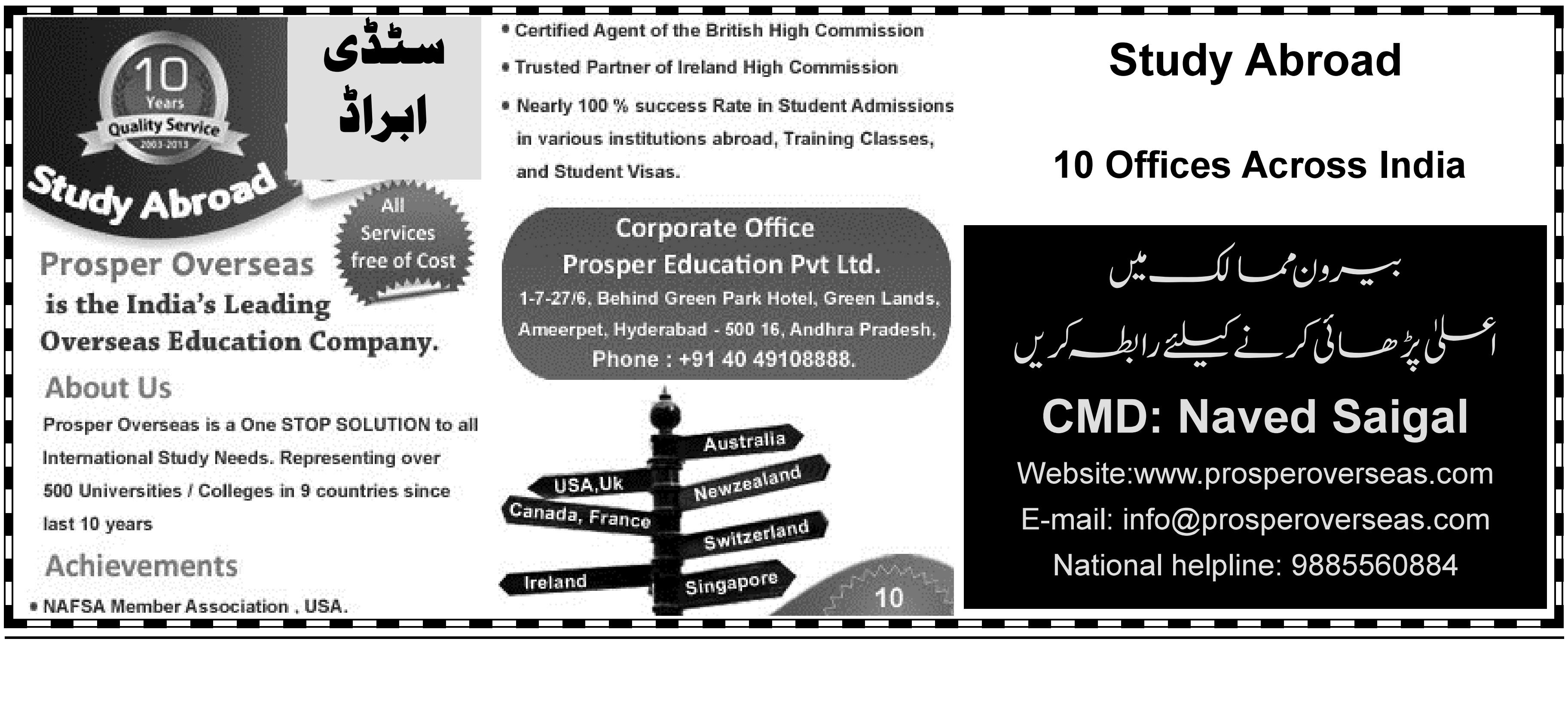

# نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 / جنوری 2016 بروز بدھ نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

## نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم رانا عبداللطیف خان صاحب

(ابن مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب مرحوم، یوکے)

7 / جنوری 2016 کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری دولت خان صاحب کاٹھگڑھی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ بہت نیک، نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور خلافت کے ساتھ اخلاص ومحبت کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ آپ کو 15 سال تک مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ اپنے بچوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی اور وہ بھی مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا فہیم احمد صاحب اس وقت بطور صدر جماعت کاسل خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ روبینہ عطیہ کیفی صاحبہ

(بنت مکرم منصور احمد صاحب) آف ہیز، یوکے

4 / جنوری 2016 کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ گذشتہ 6 سال سے کینسر کے عارضہ میں مبتلاء تھیں۔ بڑے صبر سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ آپ جماعت کی فعال رکن تھیں اور ہمیشہ لجنہ کے کاموں میں پیش پیش رہتیں۔ لوکل سیکرٹری ناصرات کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم سہیل محمود صاحب صدر جماعت ساؤتھ آل کی ہمشیرہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ......☆......☆......


## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ○ لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

**"خدا کی قسم"**

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ / ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

**JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.**

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

**JMB**

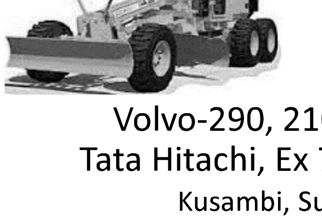

**M/S ALLIA EARTH MOVERS**

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221


# خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 / ستمبر 2013ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

I would like to make announcements of some Nikahs today but before announcing and getting the consent of the parties I would like to read the translation of these verses.

پھر حضور انور نے خطبہ نکاح میں تلاوت فرمودہ قرآنی آیات کا انگریزی ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا:

This is the beautiful guideline for successful marriages. These are the verses which are commonly recited for perfoming Nikahs. This is the beauty of Islam that it guides in every sphere of life. Thus all those who are going to get married today, those Nikhas are going to be settled today, they should remember all the time that their marriages can only be sucessful when they follow these guidelines. With these few words, now I will make announcements of the Nikahs.

Why did I read the translation in English? Because today, we have three Nikahs of non-Pakistani couples. So just to let them understand , I have read this translation.

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اب میں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ سیّدہ ملاحت پاشا بنت مکرم سیّد حمید اللہ نصرت پاشا صاحب کا ہے جو عزیزم بصیر احمد خان ابن مکرم ظہیر احمد خان صاحب کے ساتھ دس لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے والد یہاں نہیں ہیں، وہ پاکستان میں ہیں۔ ان کے وکیل مرزا طیب احمد صاحب ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور لڑکے سے ایجاب وقبول کرتے وقت حضور انور نے ایک دفعہ روپے کی بجائے سہواً پاؤنڈ کا لفظ کہہ دیا۔ پھر خود ہی اس کی درستی فرما دی اور مسکراتے ہوئے لڑکے سے فرمایا کہ پاؤنڈ سن کر گھبرا گئے ہوگے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ سیّدہ ثمرۃ الحیٔ رفعت بنت مکرم سیّد توقیر مجتبیٰ صاحب ربوہ کا ہے جو عزیزم طارق ہارون ملک ابن مکرم جاوید یامین ملک صاحب جو امریکہ کے رہنے والے ہیں، ہمارے واقف زندگی ہیں، اس وقت ریویو آف ریلیجنز میں کام کر رہے ہیں، ان کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے والد یہاں نہیں ہیں۔ ان کے وکیل عزیزم مرزا وقاص احمد صاحب مقرر ہیں۔

اگلا نکاح عزیزہ عائشہ حمدیٰ مجید بنت مکرم عبد المجید شاہد صاحب مرحوم ربوہ کا ہے جو عزیزم محمد نیر احمد منگلا مربی سلسلہ ربوہ کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو مکرم اسلم شاد صاحب منگلا کا بیٹا ہے جو ہمارے ربوہ میں پرائیوٹ سیکرٹری ہیں۔ لڑکی کے وکیل مکرم ملک جمیل الرحمن صاحب رفیق ہیں اور لڑکے کی طرف سے بھی ان کے والد اسلم شاد منگلا صاحب ہی وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ثمرین اعظم بنت مکرم اعظم جاوید صاحب کا ہے۔ یہ عزیزم رانا عطا الرحمن (مربی سلسلہ یوکے) ابن مکرم محمد ارشد صاحب کے ساتھ دو ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل مکرم وسیم طاہر صاحب ہیں۔

اگلا نکاح عزیزہ حرا حفیظ بنت مکرم عبد الحفیظ صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم رشد احمد صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر لندن ابن مکرم رحمت علی صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سحرش گل واقفۂ نو کا ہے جو مکرم بشارت احمد خان صاحب راولپنڈی کی بیٹی ہیں۔ یہ مکرم محمد اظہار احمد راجہ مربی سلسلہ ابن مکرم مبشر احمد راجہ صاحب کے ساتھ دو لاکھ پینسٹھ ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل ان کے بھائی نعمان بشارت نون صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل مکرم امیر قیصر داؤد صاحب ہیں۔

اگلا نکاح عزیزہ زینوبیہ عفت بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب مربی سلسلہ چلی کا ہے جو عزیزم طاہر محمود ابن مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے کے وکیل ان کے بھائی مکرم ارشد ندیم صاحب ہیں۔

اگلا نکاح عزیزہ لبیدہ محمود ناصر بنت مکرم ناصر محمود صاحب اوکاڑہ پاکستان کا ہے جو عزیزم عثمان احمد خان ابن مکرم تنویر احمد خان صاحب لاہور کینٹ کے ساتھ ساڑھے تین لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے اور دونوں لڑکے اور لڑکی کے وکیل یہاں موجود ہیں۔ مکرم نعمان احمد خان صاحب لڑکی کے اور مکرم عمیر احمد صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سعدیہ بتول ملک واقفۂ نو کا ہے جو مکرم محمد اسلم ملک صاحب مانچسٹر کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ذکاء اللہ میر ابن مکرم میر مبشر احمد صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مکرم محمد اکرم ملک صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ یہ بچی کے چچا بھی ہیں اور بچی ان کے پاس ہی پلی بڑھی ہے۔

اگلا نکاح عزیزہ صوفیہ صدیقہ احمد کاہلوں بنت مکرم چوہدری منصور احمد صاحب کاہلوں کا ہے جو عزیزم خرم عثمان خالد وقف نو کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب کے بیٹے ہیں۔

اگلا نکاح عزیزہ عالیہ رفعت بنت مکرم فہیم خالد رانا صاحب پاکستان کا ہے جو عزیزم سید الدین احمد طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم خلیل الدین احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

# جماعتی رپورٹیں

## جماعت احمدیہ پٹنہ میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

✡ جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 24 / جنوری 2016 بروز اتوار پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ نماز تہجد مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ بھاگلپور نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد اصلاح اعمال کے موضوع پر درس ہوا۔ دوپہر ٹھیک 12:30 بجے مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب مربی سلسلہ شعبہ نور الاسلام کی زیر صدارت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم دیدار الحق صاحب نے کی، مکرم ڈاکٹر بدر احمد صاحب قائد ضلع پٹنہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سید عبد الباقی صاحب امیر ضلع بھاگلپور نے بزبان ہندی تقریر کی۔ جس کے بعد باری باری دیگر مذاہب کے نمائندگان نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مکرم سید محمود احمد صاحب آف دہلی نے بزبان انگریزی تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ تمام مہمانان کرام کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین (حلیم احمد، مبلغ انچارج پٹنہ، بہار)

## ہریانہ کے تاریخی شہر کروکشیتر میں گیتا جینتی کے موقع پر جماعت احمدیہ کا تبلیغی بُک اسٹال

✡ جماعت احمدیہ ہریانہ کی جانب سے مورخہ 11 تا 23 دسمبر 2015 ہریانہ کے تاریخی شہر کروکشیتر میں گیتا جینتی کے موقع پر ایک تبلیغی بُک اسٹال لگایا گیا جو کسی بھی تنظیم کی طرف سے لگایا جانے والا واحد بُک اسٹال تھا۔ صرف ایک ہی بُک اسٹال ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا۔ دیگر زائرین کے علاوہ ہریانہ کے وزیر اعلیٰ جناب منوہر لال کھٹر، ایم ایل اے کروکشیتر، ڈپٹی کمشنر انبالہ، ایس پی صاحب کروکشیتر نے بھی بُک اسٹال کا وزٹ کیا اور انہیں جماعتی کتب اور لیف لٹس کا تحفہ دیا گیا۔ علاوہ ازیں کثیر تعداد میں ڈاکٹر، ججز، وکلا اور سکول کالجز کے ٹیچرز اور پروفیسر صاحبان نے بھی بُک اسٹال کا وزٹ کیا۔ تمام اعلیٰ عہدیداران نے نہایت خوشکن تاثرات کا اظہار کیا اور جماعتی اقدام کو سراہا۔ ایس پی صاحب کروکشیتر نے کہا کہ اب میں ہر پروگرام میں اسلام کی نمائندگی کیلئے جماعت احمدیہ کو دعوت دوں گا کیونکہ یہ لوگ امن پسند اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ میلے کی انتظامیہ کے سربراہ نے کہا کہ آئندہ سال جماعت احمدیہ کو بُک اسٹال کیلئے میلے میں نمایاں اور مخصوص جگہ دی جائے گی۔ قابل غور بات ہے کہ سینکڑوں مسلمان بھائیوں نے بھی ہمارے بُک اسٹال کا وزٹ کیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ایک مسلمانوں کی ایسی جماعت سامنے آئی جو صحیح اسلامی تعلیمات کو پیش کرتی ہے۔ اللہ کے فضل سے مسلمان بھائیوں کے اس سے حوصلے بلند ہوئے۔ اس بک اسٹال کی خبریں 17 اخبارات اور 5 ٹی وی چینلز پر نشر ہوئیں۔ یہ بک اسٹال 13 دن تک جاری رہا۔ 25 ہزار سے زائد لیف لٹس پڑھے لکھے لوگوں میں تقسیم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ (محمد عارف بھٹی، معلم سلسلہ ہریانہ)

## جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں تین روزہ تربیتی کیمپ

✡ جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں مورخہ 15 تا 17 دسمبر 2015 تین روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں اطفال کو قرآن کریم ناظرہ اور دینی تعلیم سکھائی گئی۔ مورخہ 15 دسمبر 2015 کو بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی کیمپ کا افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی، بعد ازاں ضرورۃ الامام، قرآن کریم ایک زندہ کتاب، فضائل قرآن مجید اور برکات خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ روزانہ نماز فجر اور مغرب کے بعد کلاسز لی جاتی رہیں۔ مورخہ 17 دسمبر 2015 کو اختتامی تقریب مکرم محمد انور حسین صاحب صدر جماعت خانپور ملکی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دینی معلومات سے سوال وجواب ہوئے۔ اس موقع پر بچوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ (سید فضل باری، مبلغ انچارج بھاگلپور)

## قادیان کے اعلیٰ سرکاری عہدیداران کو
## یوم جمہوریہ کی مبارکباد اور جماعتی کتب کا تحفہ

✡ مورخہ 26 / جنوری 2016 کو یوم جمہوریہ ہند کی مناسبت سے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نور (قادیان) نے شعبہ تبلیغ اور شعبہ خدمت خلق کے تحت خصوصی پروگرام مرتب کیا اور اس کے مطابق قادیان کے اعلیٰ حکام، سرکاری عہدیداران، پولیس افسران اور شہر کے معزز افراد کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کی اور انہیں وطن سے محبت اور ملک سے وفاداری کے متعلق اسلامی تعلیمات پر مشتمل جماعتی پمفلٹ دیئے گئے۔ علاوہ ازیں اس روز مجلس کی جانب سے ہسپتال میں مریضوں اور غرباء میں پھل اور جوس تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین (طلحہ احمد چیمہ، زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نور، قادیان)

## جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

✡ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام ترال کشمیر میں مورخہ 24 دسمبر 2015 کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مقررین نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نثار احمد راتھر، صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام، ترال کشمیر)

......☆......☆......☆......

**ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم**

**اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن**

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

**آٹوٹریڈرز**
**AUTO TRADERS**
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

**J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers**
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

**کلام الامام**

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

www.intactconstructions.org
**Intact Constructions**
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بقیہ از صفحہ نمبر 13

لڑکی اور لڑکے کے وکیل ہیں۔ مکرم رانا محمد انور صاحب لڑکی کے اور مکرم خلیل الدین احمد صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ طلعت صالح واقفۂ نو بنت مکرم محمد صالح زاہد صاحب کا ہے جو عزیزم فرحان احمد وقف نو کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ مکرم برہان احمد ظفر صاحب ناظر تعلیم القرآن قادیان کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کے وکیل مکرم محمد ادریس شاہد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نرگس قدسیہ حیات بنت مکرم اعزاز احمد حیات صاحب لندن کا ہے جو عزیزم عطاء الرحیم احسن ابن مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب مربی گھانا کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اگلا نکاح عزیزہ عابدہ محمود واقفۂ نو کا ہے جو مکرم طاہر احمد محمود صاحب کی بیٹی ہیں، جو ہالینڈ کے رہنے والے ہیں اور عزیزم مدثر احمد ذکی وقف نو ابن مکرم منیر احمد باجوہ صاحب کے ساتھ جو یوکے میں رہتے ہیں دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اگلا نکاح عزیزہ صوفیہ سردار بنت مکرم فضل الٰہی سردار صاحب کا ہے جو عزیزم اسد محمود ابن مکرم مرزا خالد محمود صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اگلا نکاح عزیزہ سحر ناز بنت مکرم محمد اصغر ناصر صاحب اسلام آباد کا ہے جو عزیزم ریاض الدین طارق ابن مکرم غالب الدین صاحب اسلام آباد کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

مذکورہ بالا نکاحوں کے فریقین میں اردو میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے درج ذیل نکاحوں کے فریقین میں انگریزی میں ایجاب وقبول کرواتے ہوئے فرمایا:

Next Nikah is of Miss Rizwana Haneef, daughter of Mr. Azhar Haneef Sahib Murabbi-e-Silsila USA. This has been settled with Mr. Emir Bajramovic. Have I pronounced it alright? Is it OK? Or it doesn't matter?

Someone from the audience corrects it and then Huzoor said:

Bajramovic? OK. This Nikah has been settled at a Haq Mehr of 10,000 Pounds.

Then Huzoor enquired about the consent of each party and said :

Next Nikah is of Miss Maria Isabelle Losa Serna Daughter of Mr Pedro Eugenio Losa of London. Is it OK Nasir Sahib? It has been settled with Mr. Jonathan Butterworth son of William Butterworth of London at a Haqq Mehr of 10,000 Pounds. The Bride's Wakeel is Mr Nasir Arif Sahib.

Then Huzoor enquired about the consent of each party and said:

The next Nikah is of Miss Maria A. H. Bajwa daughter of Mr Wajeeh Bajwa Sahib of USA. This Nikah has been settled with Mr Abdul Hayee Thomas son of Mr Mark D Thomas of USA at a Haqq Mehr of $ 30,000.

Then Huzoor enquired about the consent of each party and said:

May Allah bless all these Nikahs. Now please join me in silent prayer.

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 16

لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے ہوں اور پابند ہوں۔ اس حوالے سے خاص طور پر میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔ اسی طرح مساجد بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں وہاں کہ مسجدوں کو آباد کریں۔ اسی طرح بہت سے ایسے لوگ جو جماعت کے نظام کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔

پس عمومی طور پر ہر جگہ ہی ہر احمدی کو سست لوگوں سے مناسبت رکھنے کی بجائے چست لوگوں سے active لوگوں سے جماعت کے فعال لوگوں سے مناسبت رکھنی چاہئے ان سے تعلق رکھنا چاہئے اور جب یہ مناسبت قائم ہو جائے اور چست لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا تو سست بھی پھر چست ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں معجزہ دیکھنا چاہتا ہوں اگر مجھے فلاں معجزہ دکھا دیا جائے تو میں آپ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مداری نہیں وہ کوئی تماشا نہیں دکھاتا بلکہ اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہوتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو معجزے پہلے دکھائے گئے تھے ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ آپ کیلئے اب نیا کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ ان بیہودہ مطالبوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور نہ اس کے انبیاء دیتے ہیں۔ بے شمار نشانات ہیں اگر ماننا ہو تو نیک فطرتوں کے لئے وہی کافی ہوتے ہیں۔

جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجہ کے ہو سکتے ہیں۔ پس جہاں تک محنت اور کوشش کا سوال ہے نتائج ہمارے ہی اختیار میں ہیں اور اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو سمجھ لو کہ ہمارے کام میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آ سکیں اور جب تک یہ نتائج سامنے نہ آئیں ہمیں آرام سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے بڑی عبادت کی بڑی دعائیں کیں ہمیں ہمارے مقصد نہیں حاصل ہو سکے دعائیں نہیں ہماری قبول ہوئیں تو ان کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ یا تو جس حد تک جانا چاہئے وہاں تک نہیں پہنچے یا پھر منزل تو مقرر کر لی انہوں نے لیکن راستہ غلط لے لیا۔ پس اس پر ایک دعا کرنے والے کو غور کرنا چاہئے کہ راستہ بھی صحیح ہو اور جو جتنی محنت چاہئے وہ بھی ضروری ہے۔ پس روحانیت کے حصول اور خدا تعالیٰ کے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی اپنے طریق کو دیکھنے کی ضرورت ہے اپنی اصلاح کی ضرورت ہے اور اسکے جائزے کی ضرورت ہے۔ کس طرح اصلاح کر رہے ہیں اپنے نفس کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر قسم کے اعمال کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس قسم کے ہمارے اعمال ہیں۔ اپنی سوچوں اور عقل کی درستی کی ضرورت ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعائیں سنتا ہوں اور پھر وہ اگر قریب نہیں آتا دعائیں نہیں سنی جاتیں تو کہیں نہ کہیں کسی جگہ ہماری کوششوں اور حالتوں میں کمی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نرگدا اور ایک دوسرا خرگدا۔ نرگدا وہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازے پر کر آواز دیتا ہے کہ کچھ دو اگر کسی نے کچھ ڈال دیا تو لے لیا نہیں تو دو تین آوازیں دے کر آگے چلے گئے۔ مگر خرگدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خرگدا بنے اور مانگتا چلا جائے اور خدا کے حضور دھونی رما کر بیٹھ جائے اور ٹلے نہیں جب تک کہ خدا کا فعل یہ ثابت نہ کر دے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی تدبیر کو بھی نہیں چھوڑنا۔ تدبیر بھی دعا کے ساتھ ضروری ہے۔ تدبیر اور دعا مستقل مزاجی سے کرتے رہنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ تدبیر کا دعا کے ساتھ ہونا بھی بہت ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ تدبیر کا دعا کے ساتھ نہ ہونا بالکل غلط چیز ہے اور ایسے شخص کی دعا اس کے منہ پر ماری جاتی ہے جو صرف دعا کرتا ہو اور تدبیر نہ کرتا ہو جو تدبیر اور دعا کو ساتھ نہیں رکھتا اس کی دعا نہیں سنی جاتی کیونکہ دعا کے ساتھ تدبیر کا نہ کرنا خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنا اور اس کا امتحان لینا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ بندے اس کا امتحان لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مستقل مزاجی سے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناتے ہوئے اور تمام ظاہری پہلو اپناتے ہوئے دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم قمر الضیاء صاحب ابن مکرم محمد علی صاحب ساکن کوٹ عبدالمالک پاکستان کا ذکر خیر فرمایا جنکو یکم مارچ 2016 کو مخالفین نے شہید کر دیا تھا۔ حضور انور نے مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا

......☆......☆......

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
وقت: روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

کلام الامام
”جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 379)
طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔“
(ملفوظات جلد 3، صفحہ 181)
طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 10 March 2016 Issue No. 10

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar


# میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے، اسی طرح مساجد بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں وہاں کہ مسجدوں کو آباد کریں

## بہت سے ایسے لوگ جو جماعت کے نظام کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04-مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ کچھ عرصہ میں بعض جمعوں کے خطبات میں مَیں نے بعض کہاوتیں حکایتیں یا بعض کہانیاں جو سبق آموز ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بیان فرمائیں، بیان کیں۔ آج جب میں نے ان حکایتوں کو چنا بیان کرنے کے لئے تو مجھے خیال آیا کہ پاک و ہند کی ان پرانی کہانیوں اور روایتوں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں ان روایتوں کا آج تک جاری رہنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل سے ہی ہے۔ اگر جماعت کے لٹریچر میں یہ نہ ہوتیں تو کبھی کی یہ کہیں دفن ہو چکی ہوتیں اور اس جدید زمانے میں ان کو کوئی جانتا بھی نہ۔ یہ صرف کہانیاں ہی نہیں بلکہ بعض حقیقی واقعات بھی ہیں نصائح بھی فرمائی ہوئی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے۔ بعض جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو بظاہر تو لطیفے ہیں لیکن ان لطیفوں میں سے بھی اصلاح کا پہلو ہمارے سامنے آپ پیش فرما دیتے ہیں۔ ایسا ہی بظاہر ایک لطیفہ ہے جو پیش کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک مالن کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے کہ اس کی دو لڑکیاں تھیں ایک کمہاروں کے گھر بیاہی ہوئی تھی دوسری مالیوں کے ہاں۔ جب کبھی بادل آتا تو وہ عورت دیوانہ وار گھبرائی ہوئی پھرتی تھی۔ لوگ کہتے تھے کیا ہو گیا؟ وہ کہتیں کہ ایک بیٹی نہیں میری رہی۔ کیوں؟ کہ اگر بارش ہو گئی تو جو کمہاروں کے ہاں بیاہی ہوئی ہے وہ نہیں رہی ان کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔ اور اگر بارش نہ ہوئی تو جو مالیوں کے گھر ہے وہ نہیں رہے گی کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ان کی سبزیاں وغیرہ نہیں اُگیں گی۔ تو یہ مثال دے کر بظاہر تو یہ ہلکی پھلکی بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثال اس ضمن میں بیان فرمائی کہ قادیان کے دو آدمیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ دوستوں نے سمجھایا لیکن دونوں نے یہی کہا کہ نہیں ہم نے انگریزی عدالت میں جانا ہے وہیں سے فیصلہ کروانا ہے اور ایک دوسرے پر سرکاری عدالت میں نالش کر دی۔ جب مقدمے کی پیشی ہوتی تو وہ خود یا ان کا کوئی نمائندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے کہنے آجاتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے کہ دونوں میرے مرید ہیں اور ان سے تعلق بھی ہے کس کے لئے دعا کروں کہ وہ ہارے اور وہ جیتے۔ میں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ جو سچا ہے وہ جیت جائے۔ یہ جائز تو ہے انصاف کے لئے عدالت میں انسان جائے لیکن اگر آپس میں فیصلے دوستوں کے ذریعہ ہو سکتے ہوں ثالثی فیصلے ہو سکتے ہوں مل بیٹھ کے ہو سکتے ہوں تو عدالتوں میں بھی جانا نہیں چاہئے اور پھر ڈھٹائی بھی نہیں دکھانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس نمونے کو پسند نہیں فرمایا تھا۔ پس ضد جو ہے یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس لئے اس ضد سے بھی بچنا چاہئے اور پھر دعا کے لئے کہہ کے امام کو بھی مشکل سے بچانا چاہئے کیونکہ اگر دونوں ہی فریق احمدی ہوں تو کس کے لئے دعا کرے اور کس کے لئے نہ کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک حکم کی طرف ایک بات کی طرف ہمیں توجہ دلائی اور وہ یہ کہ والدین کا عزت و احترام کرنا چاہئے۔ سوائے دین کے معاملے کے خدا تعالیٰ کے حکموں کے معاملے کے۔ والدین کی اطاعت کرنی چاہئے ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ جب دین کا معاملہ آئے تو بیشک یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں احترام تو آپ کا کرتا ہوں لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے اس لئے یہ بات ماننا میرے لئے مشکل ہے میری مجبوری ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے لیکن بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں بلکہ اولاد میں سے اگر کسی کو اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین سے ملنے میں بھی شرم محسوس کرتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ لوگ بعض علماء یا مقررین کی تقریر صرف وقتی حظ اٹھانے کے لئے عادتاً سنتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس بارے میں یہی فرمایا ہوا ہے کہ مجلسوں میں صرف اس لئے نہ آؤ کہ فلاں مقرر اچھا ہے اس کی تقریر سننی ہے بلکہ یہ دیکھو کہ اس مجلس میں کیا ذکر ہو رہا ہے اور اس سے کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ تو بہرحال بعض لوگ نہ مقرر کی گہرائی کو سمجھ رہے ہوتے ہیں بات کی گہرائی کو نہ تقریر کو سمجھ رہے ہوتے ہیں نہ اس کا مقصد ان کو سمجھ آ رہا ہوتا ہے صرف وقتی حظ کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض مقررین بھی صرف عارضی جذباتی کیفیت پیدا کرنے کے لئے بڑی زوردار تقریر کرتے ہیں یا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑی مختلف آوازیں نکالتے ہیں رقت بھی طاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں بناوٹی قسم کی۔ تو ایسے ہی ایک خطیب کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک خطیب کا ذکر سناتے تھے کہ وہ لیکچر کے لئے کھڑا ہوا اور اس کا مضمون بڑا رقت والا تھا۔ ایک شخص آیا اور کھڑا ہو گیا۔ زمیندار آدمی تھا ہاتھ میں اس کے ترنگڑی تھی۔ جتنے لوگ وہاں بیٹھے تھے ان پر تو اس تقریر کا اثر نہ ہوا لیکن وہ زمیندار تھوڑی ہی دیر بعد رونے لگ گیا۔ تو تقریر کرنے والے واعظ نے خیال کیا کہ یہ میرے وعظ سے متاثر ہو گیا۔ پھر اس نے لوگوں کو بتانے کے لئے کہ دیکھو کتنا اثر ہوا ہے اس پے اس سے پوچھا کہ تم پر میاں کس بات نے اثر کیا ہے کہ تم رو پڑے ہو۔ وہ کہنے لگا کہ کل اسی طرح میری بھینس کا بچہ اَڑا اَڑا کر مر گیا تھا تو جب میں نے آپ کی آواز سنی تو وہ یاد آ گیا اور میں رو پڑا تو خطیب بیچارے کو جو غلط فہمی ہو گئی تھی اپنے خطاب کی کہ میری شاید رقت بھری تقریر جو ہے یہ سن کے یہ رو پڑا ہے تو وہ اس کی ریا نے اس کی بناوٹ نے فوراً دور کر دی۔ ہمارے خلاف جو مولوی بولتے ہیں اگر ان کی تقریریں سنیں کبھی تو بالکل اسی طرح آوازیں آ رہی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی ورنہ اسلام کے نام پر پیروں نے بھی جو دوکانداریاں چمکائی ہوئی ہیں ہم بھی شاید انہی کا حصہ ہوتے۔ پس قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفاسیر پڑھنی چاہئیں پھر حضرت مصلح موعود نے بھی تفسیریں لکھی ہیں وہ پڑھنی چاہئیں خلفاء کی وضاحتیں ہیں بعض آیتوں پے تفسیر ہے ان کو دیکھنا چاہئے۔ خود غور کرنا چاہئے اور قرآن کریم سے ہی علم و معرفت کے نکتے تلاش کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہم نے علم حاصل کر لیا اور یہ بہت ہے اور کسی چیز کی ہمیں ضرورت نہیں کسی تجربے کی ہمیں ضرورت نہیں کسی دوسرے سے مشورہ لینے کی ہمیں ضرورت نہیں لیکن یہ ضروری ہے یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ علم کے ساتھ تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص محض کتاب پڑھ کر طبیب بننا چاہے تو بہت مشکل ہے بڑا محال ہے۔ ضرورت ہے طب کی کتب ہیں پڑھنے کی اور یہ کہ ساتھ لائق طبیب کے سامنے مریضوں کی تشخیص اور علاج کیا ہو۔ اگر ایک طبیب ہے جب کتب پڑھ لے تو پھر کسی ماہر کے سامنے مریضوں کو تشخیص اور علاج بھی کرتا ہو۔ اسی لئے ڈاکٹروں کو جب پڑھایا جاتا ہے کالجوں میں تو ان کے ساتھ ساتھ ان کے پریکٹیکل بھی ہو رہے ہوتے ہیں ماہر ڈاکٹروں کے ساتھ۔ اگر یہ نہ ہو تو تجربہ حاصل نہیں ہوتا اور کچھ سیکھ نہیں سکتا انسان لیکن اس کے بعد بھی تجربات ضروری ہوتے ہیں صرف یہی نہیں کہ پڑھائی کے دوران تجربہ حاصل کر لیا۔

بہرحال کسی طبیب کا بھی طب کا علم تبھی کامل ہوگا، جب وہ عمل بھی کرے گا ساتھ بغیر عمل کے علم مفید نہیں ہوتا۔ ایک احمدی ہو کر ایمان کی ایسی صورت میں حفاظت ہو سکتی ہے جب نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور باقاعدہ تعلق ہو اور اس تعلق کے لئے ان ذرائع کا استعمال کرنے کی ضرورت ہے جن سے دور بیٹھ کر بھی وہ تعلق قائم رہے۔ حضرت مصلح موعود اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جماعتی معاملات میں افراد کبھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانے میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے۔

اس زمانے میں تو اور بھی آسانی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دی ہے ہمارے لئے۔ ایک تو اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم۔ٹی۔اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے دوسرے تبلیغ کے لئے جو ایم۔ٹی۔اے اور ویب سائٹ پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کے بعض دفعہ موقع ملتا ہے دیکھنے چاہئیں دوستوں کو ان کا تعارف کروانا چاہئے۔ بہت سارے خط مجھے ابھی بھی آتے ہیں کہ جب سے ہم نے ایم۔ٹی۔اے پر کم از کم خطبات ہی باقاعدہ سننے شروع کئے ہیں ہمارا جماعت سے مضبوط تعلق ہو رہا ہے ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو رہی ہے۔ پس آجکل ایم۔ٹی۔اے اور اسی طرح alislam کی ویب سائٹ جو ہے یہ جماعت کی ویب سائٹ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تبلیغ کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔

بعض لوگ سوچ تو یہ رکھتے ہیں کہ ان کی اصلاح ہو اور اسلامی احکامات کی پابندی کرنے والے ہیں خاص طور پر نمازوں کے بارے میں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ باقاعدہ نماز پڑھنے والے ہوں لیکن پھر ایسے لوگوں کی صحبت میں چلے جاتے ہیں جو سست ہیں اور نتیجۃً خود یہ لوگ بھی سست ہو جاتے ہیں باوجود خواہش کے۔ یہ اثر لاشعوری طور پر پڑ رہا ہوتا ہے۔ پس تعلقات بنانے کے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad